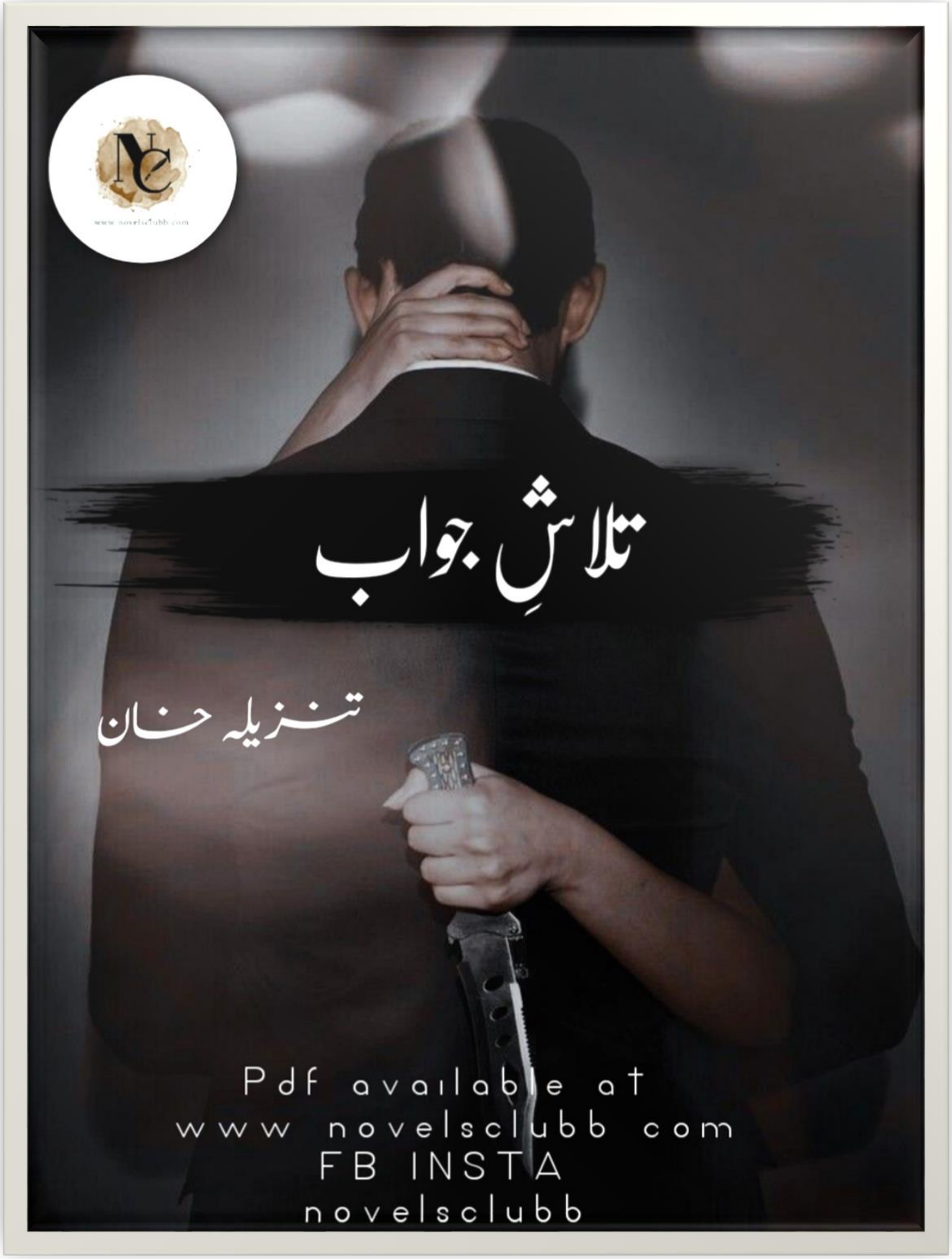
تلاشِ جواب
تنزیلہ خان
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

تلاشِ جواب

از

تنزیلہ خان

www.novelsclubb.com

tlashe jwab"باب پنجم"

(خواب پہ گرد دھند میں لپٹا پردہ)

کیسا ہوتا ہے

پردے کا کھل جانا

دھند کا اچانک

www.novelsclubb.com

سے ہٹ جانا

ایک راز کا کھل جانا

کیا اتنا ہی آسان ہوتا

ہے سب سامنے آ جانا

www.novelsclubb.com

کیا یہ بس نظروں

کا دھوکا ہوتا ہے

یا حقیقت کا اس سے

کچھ تعلق ہوتا ہے

کیا واقعی اتنا آسان ہوتا

ہے رازوں کا فاش ہو جانا

یا کچھ بڑا ہونے والا ہوتا

ہے اس سے بھی کچھ بڑا

اس سے بھی کچھ بھیانک

www.novelsclubb.com

کیا خواب کا بھی حقیقت

سے کوئی تعلق ہوتا ہے

یا حقیقت کا کوئی روپ

ماضی کے پنوں سے جڑا ہوتا ہے

www.novelsclubb.com

کیا ماضی اتنا ہی بھیانک

ہوتا ہے اتنا ہی خوفناک

کہ جیسے دیکھ کر دل

دل دہل جائیں روح کانپ جائے

www.novelsclubb.com

کیا اسے دیکھ کر دل پر

قابو پایا جاسکتا ہے

کیا کبھی اس خواب کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

منظرِ عام پر لایا جا سکتا ہے

کیا یہ واقعی منظرِ عام پر آ سکتا ہے

شاید ہاں' شاید نہیں' شاید ہاں

اسے آنا ہوگا اس راز کو کھولنے

www.novelsclubb.com

اسلام آباد کی سڑکیں رات کے اس خوبصورت منظر میں آپ کو خاصی بے رونق سی دیکھائی دیں گی۔اس سال شدید پڑنے والی سردی میں کچھ لوگ ہی ان سردیوں کے مزے لینے اپنے اپنے گھروں سے نکلے ہوئے تھے۔باقی شہری تو شاید موسم کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے گھروں میں ہی دو بکے بیٹھے ہوئے تھے۔ تبھی ہی سڑکوں پر معمول کا رش ناہونے کے برابر تھا۔اور بہت ہی کم تعداد میں لوگ سردی کی اس رات کو انجوائے کرنے اپنے اپنے گھروں سے نکلے تھے۔

www.novelsclubb.com

اوپر آسمان پر نگاہ اٹھا کر دیکھا جائے تو آپ کو وہاں سے دھیمی سی رفتار میں اوس کے گولے گرتے ہوئے زمین بوس ہوتے دیکھائی دیں گے۔پچھلے سالوں کے مقابل اس سال سردی کا زور شدید شدت لیے ہوئے تھا۔ایسے میں اس خوبصورت

سردی کی رات سے آپ کچھ پل نظر ہٹا کر اسلام آباد کے گنجان علاقے میں موجود قبرستان کی طرف نگاہ ڈالیں تو آپ کو اس قبرستان میں کافی سناٹا چھایا ہوا نظر آئے گا۔ قبرستان کے درمیانی اطراف میں آپ کو ایک قبر دیکھائی دے گی جس کی حالت اس کے تازہ ہونے کی نشاندھی کر رہی تھی۔

آس پاس کسی بھی نفس کا نشان تک نہیں تھا سوائے ایک نفس کے جو اس قبرستان کے درمیان میں بنی اسی تازہ سی قبر پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو اس قبر کی مٹی پر پھیرتا پھر اسی مٹی کو اپنے چہرے سے لگانے لگتا۔ گویا ایسے کر کے شاید وہ اس قبر میں سوئے اپنے عزیز کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ابھی وہ کافی دیر تک ایسے کرتے رہنے کا ارادہ رکھتا تھا شاید۔ پر اس کے اس ارادے کو کسی

کی فون کال کی رنگ ٹون نے توڑا تھا۔جواب اس قبرستان کے درودیوار میں گونجنے لگی تھی۔

وہ آواز شاید اس کے اپنے فون سے آ رہی تھی۔ تبھی ہی وہ انسان اپنے ہاتھ کو اس قبر سے ہٹا کر اپنے کوٹ کی جیب میں لے گیا اور چند لمحوں کی مسافت کے بعد اسے اپنے کوٹ کی جیب میں اپنا فون مل چکا تھا تبھی اب وہ اپنے فون پر آئے ایک جانے پہچانے نمبر کو جو کچھ مہینوں پہلے اس کے لیے انجان ہوا کرتا تھا اسے سرخ آنکھوں سے غصے اور بے بسی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ گھورنے لگا۔اس انسان کا دل تو چاہ رہا تھا کے وہ فون نا اُٹھائے پر دوسری طرف والا بھی یقیناً کوئی ڈھیٹ انسان تھا جو اس کے کال اٹھائے نا جانے پر بھی فون کو اب تک نہیں کاٹ رہا تھا۔اور فون کی آواز اب تک مسلسل اس قبرستان کے درودیوار میں گونج رہی تھی۔ بالآخر اپنی

بے بسی اور غصے پر ضبط کرتا جو اس کے لیے اب قدرے مشکل کام تھا۔وہ انسان فون اٹھا چکا تھا۔

"چاہتے کیا ہو مجھ سے ؟؟"۔وہ انسان قدرے بلند آواز میں چیخا تھا۔

"دھیما قدرے دھیما بولو مجھ سے کہی ایسا نا ہو کے بولنے کے قابل نا رہو"۔
دوسری طرف موجود شخص کی قدرے پر سکون سی آواز اسپیکر پر گونجی۔

"تم نے جیسا کہا میں نے ویسا ہی کیا اپنی بیٹی کے قاتلوں پر کیس نہیں کیا میں نے۔
اب اور کیا چاہتے ہو؟! پیچھا چھوڑ دو میرا"۔وہ انسان بے بسی سے اپنی جان سے

www.novelsclubb.com

پیاری بیٹی کی قبر کو ایک نظر دیکھتے ہوئے کرب سے بولا۔آس پاس قبرستان بلکل ویران سا پڑا تھا۔

"چچ چچ 'کتنی افسوس کی بات ہے نا اگر تم میری بات مان لیتے تو شاید آج تمھاری بیٹی تمھارے ساتھ ہوتی۔وہ بھی زندہ پر افسوس کیا کر سکتے ہیں اب"۔دوسری طرف والا بڑی ہی بے رحمی سے شاطرانہ مسکراہٹ سے ہنستے ہوئے گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف والے کی بات پر وہ انسان نم آنکھوں سے اپنی بیٹی کی قبر کو دیکھنے لگا کے کاش وہ واقعی اس شخص کی بات مان لیتا تو شاید آج اس کی بیٹی زندہ ہوتی۔پھر

کچھ ٹھہر کر اس ظالم شخص سے پوچھنے لگا۔ کیونکہ وہ اب اور اس شخص سے دشمنی مول نہیں لے سکتا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی بیٹی کو کھو چکا تھا وہ اب اور اس سب میں الجھ بھی نہیں سکتا تھا۔ "ویسے بھی جن کو جانا تھا وہ اب جا چکے تھے ان کو اب وہ واپس تو نہیں لا سکتا تھا" اس لیے کچھ سوچتے ہوئے وہ اپنے دل اور دماغ کو پختہ کرتے ہوئے اس شخص سے جان چھڑانے کے خاطر سوال کر گیا۔

"اب کیوں کال کی ہے مجھے۔ اب کیا چاہتے ہو مجھ سے؟؟" دوسری طرف والا شاید اسی کے بولنے کا منتظر تھا تبھی فوری طور پر بولا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کیس واپس لے لو۔اس کیس کو جتنی جلدی ہوسکے بند کروادو یہ کہہ کر کے وہ بس ایک ڈاکیتی تھی"۔دوسری طرف موجود شخص نے زہریلی لہجے میں اپنی وہ بات کہی جس کو وہ انسان کبھی بھی ماننے کا روادار نا ہوتا اگر وہ مجبورِ نا ہوتا۔

اس بے بس انسان کو خاموش دیکھ اس شخص کی پھر سے زہریلی سی آوازا سپیکر پر گونجیں۔

"زیادہ مت سوچو اگر اپنی بیوی اور خود کی جان بچانا چاہتے ہو۔ تو جو میں کہہ رہا ہوں وہ کر و ورنہ !!۔میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا نہیں۔اس کاٹریلر تمھیں پہلے ہی دیکھا چکا ہوں تمھاری اکلوتی بیٹی کی صورت میں"۔اس شخص کی بات پر وہ انسان لمحے بھر کے لیے چونکا تھا۔

پھر لمحے کے ہزاوے حصے میں ساری بات سمجھتے ہوئے خود کو سنبھلتا ہوا گویا ہوا۔

"ٹھیک ہے جیسا تم کہو گے میں ویسا ہی کروگا"۔ وہ انسان اس کی بات سن کر ہار مانتے ہوئے بولا۔ وہ ہار جو اپنی بیٹی کے مر جانے کے بعد وہ اب تسلیم کر چکا تھا اور اب وہ اس سے آگے کی لڑائی نہیں لڑنا چاہتا تھا۔ اس کی بات کے جواب میں دوسری طرف سے فون کاٹا جا چکا تھا۔ اور اب وہ انسان فون کو واپس کوٹ کی جیب میں ڈالتا بے بسی سے اپنی بیٹی کی قبر کو دیکھنے لگا تھا۔ ساری بات اسے سمجھ آنے لگی تھی۔ اس لیے کافی دیر ایسے ہی بیٹھے ہوئے رہنے کے بعد اب اس کے قدم اس قبرستان سے باہر کی جانب تھے۔

****

یہ منظر ایک بڑے سے بنگلے کا تھا۔ جس کے مین گیٹ کے باہر نمبر پلیٹ پر سلیمان ہاؤس لکھا ہوا تھا۔ اس بنگلے کے اندر نظر ڈالے جہاں اس وقت بڑے سے گارڈن میں موجود آرام دہ کرسیوں میں سے ایک پر آپ کو سلیمان صاحب نیوز پیپر پڑھتے ہوئے دیکھائی دے گے ان کے چہرے کے تاثرات کافی اطمینان بخش تھے۔ اور ان کے سامنے رکھی گول سی میز پر چائے اور دوسرے لوازمات سجے نظر آرہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ان کے سامنے رکھا چائے کا کپ نجانے کب سے رکھا ہوا ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔اور وہ مستقل طور پر اخبار گردانی میں ہی مگن تھے۔

ان کے پر سکون انداز سے اندازہ ہوتا تھا جیسے آج ان کی چھٹی کا دن تھا تبھی وہ اپنی چھٹی اس طرح پر سکون انداز میں بے فکر ہو کر نیوز پیپر پڑھتے ہوئے گزار رہے تھے۔سلیمان مینشن میں موجود آپ ایک نظر چاروں اطراف دوڑائیں تو آپ کو وہاں کا ماحول کافی سکون بخش سا محسوس ہو گا۔ملازم بھی کم ہی تعداد میں نظر آئے گے۔گارڈن سے ہوتے ہوئے اگر آپ سلیمان ہاؤس کے داخلی دروازے سے جو گارڈن سے ہی اندر کو جاتا تھا اندر قدم رکھے تو آپ کو سامنے بڑے سے گول ہال سے ہی سیڑھیاں اوپری منزل کو جاتی نظر آئے گی۔

www.novelsclubb.com

لیکن اوپری منزل پر نگاہ ڈالنے سے پہلے اگر آپ نیچے کی منزل پر غور کرے تو آپ کو کسی کے گہرے گہرے سانس بھرنے کی آواز صاف سنائی دے گی۔ مطلب یقیناً یہ آواز نیچے کی منزل سے ہی آ رہی تھی۔ تھوڑا غور کرنے پر معلوم ہو گا کے یہ آواز نیچے کی منزل پر بنے گراؤنڈ فلور سے آ رہی تھی۔ پورا ہال ڈائنگ سیٹنگ اور خوبصورت صوفے سیٹ سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اس ہال کے دائیں جانب والی سیڑھیوں سے نیچے اتر کر اگر آپ گراؤنڈ فلور پر مشتمل بنے کمرے میں قدم رکھے تو آپ کو اندازہ ہو گا کے یہ آواز اسی کمرے کی جانب سے آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

گراؤنڈ فلور پر مشتمل اس کمرے میں سورج کی روشنی بادلوں کی وجہ سے پہنچنے میں ناکام ہوتی نظر آ رہی تھی کیونکہ کمرے میں بنی بڑی سی گلاس وال جس کا دروازہ

پول سائڈ ایریا کی جانب کھلتا تھا وہاں سے سورج کی روشنی ہلکی سی بھی نا آنے کے برابر تھی شاید اس لیے کے آج آسمان پر بادلوں نے پیچھلے دنوں کی نسبت اپنا قبضہ بھرپور طریقے سے جمالیا تھا۔ کمرے میں اس وقت اے سی کی ہلکی پھلکی ٹھنڈ جسم کو سکون پہچانے کے لیے کافی تھی۔ کمرے کا ٹمپریچر اس بات کی گواہی دے رہا تھا۔ کے اے سی کب کا بند کیا جا چکا تھا۔

پورے گراؤنڈ فلور پر بس ایک بڑا سا کمرا ہی بنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی ڈریسنگ روم بھی بنا ہوا تھا جس کا دروازہ اسی کمرے سے نکلتا تھا۔ پورا کمرا خوبصورت قسم کے فرنیچر سے آراستہ تھا۔ کھڑکیوں پر بڑے بڑے پردے ڈالے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

کمرے کے چاروں اطراف میں اگر نگاہ ڈالیں تو آپ کو ایک لڑکی نیلے رنگ کا میٹ بچھائے اس پر آلتی پالتی مارے دونوں ہاتھوں کو ہوا میں بلند کر کے ایک دوسرے سے جوڑے۔ وہ آنکھیں بند کرے دنیا و مافیہا سے بے خبر نظر آئے گی۔ ہلکی نیلے

رنگ کی ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک رنگ کا ٹراؤزر پہنے اپنے بادامی بالوں کو جوڑے میں قید کرے وہ شاید یوگا کر رہی تھی۔ تبھی بار بار گہری سانس اندر کھینچ کر باہر چھوڑ دیتی تھی اور ایسا نجانے وہ کتنی دیر سے کر رہی تھی۔

تبھی چند ہی پل بعد وہ اپنی بادامی آنکھیں کھول کر ادھر ادھر نگاہیں دوڑاتے ہوئے کھڑی ہو گئی اور زمین پر بچھائے گئے میٹرس کو اٹھا کر تہہ کر کے رکھتی ہوئی وہ آہستہ قدموں سے چلتے ہوئے گلاس وال کا دروازہ کھولتے ہوئے بالکونی میں چلی آئی۔ پھر ایک نظر بالکونی میں رکھی ایک چھوٹی ٹیبل کی طرف دیکھا جہاں اس کی گرم گرم بلیک کوفی تھرماس میں رکھ کر کچھ دیر پہلے ہی ملازمہ رکھ کر گئی تھی اس کے لیے کیونکہ یوگا کرنے کے بعد یہ اس کے روز کا معمول تھا بلیک کوفی پینا۔ پاس ہی اس ٹیبل کے ساتھ ایک جھولا لٹکا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک نظر اس کوفی کے تھرماس کو دیکھتی وہ اب اس تھرماس کو ساتھ رکھے کپ میں انڈیل چکی تھی۔ پھر اگلے ہی پل اس کپ کو اٹھاتی ہوئی وہ اپنے لبوں سے لگا گئی تھی۔ تھوڑی دیر تک کوفی کو چسکیوں سے پیتی رہنے کے بعد کوفی کو ختم کرتی کپ کو واپس ٹیبل پر رکھ کر اب اس کے قدم بالکونی سے اندر کمرے سے ہوتے ہوئے ڈریسنگ روم کی جانب تھے۔

****

www.novelsclubb.com

آدھے سے ایک گھنٹے میں اپنی تیاری مکمل کر کے وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلتے ہوئے گراؤنڈ فلور کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ گراؤنڈ فلور سے اوپر چڑھ کر اب اس کے قدم ہال سے ہوتے ہوئے داخلی دروازے سے گزرتے ہوئے باہر گارڈن کی جانب تھے۔ گارڈن میں قدم رکھتے ہی پہلی نظر اس کی جس شخص پر پڑھی تھی اسے دیکھ کر اس کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔ اس شخص کے ساتھ سلیمان صاحب کو گفتگو کرتے دیکھ وہ خاموشی سے وہاں گارڈن میں موجود ایک کرسی پر جا بیٹھی تھی۔ تبھی ہی اس کو وہاں یوں خاموشی سے بیٹھے دیکھ سلیمان صاحب کو ہی اسے مخاطب کرنا پڑھا۔ جب کے شایان اس کے تنے ہوئے تاثرات دیکھ کر کچھ کہہ بھی نہیں پایا اور یوہی ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"آج کافی دیر سے صبح ہوئی ہے تمھاری بیٹا؟؟"سیلمان صاحب نے ایک نظر خاموش بیٹھے شایان کو دیکھتے ہوئے اپنی صاحب زادی سے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔جو بظاہر تو لاتعلقی کا اظہار کر رہی تھی۔

"جی ڈیڈ آپ تو جانتے ہی ہیں رات کو آریان کے ساتھ ایکزیبیشن سے آتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی۔بس اس لیے"۔عنایہ نے لاپرواہی سے شایان کو نظرانداز کرتے ہوئے جواب دیا۔آنکھیں ہنوز اپنے باپ پر ٹکی تھی۔جبکہ اس کے جواب پر دوسری طرف شایان یہ بات سمجھنے سے قاصر تھا کے وہ اسے نظرانداز کیوں کر رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا!! ویل تم شایان سے ملی یہ کچھ دنوں پہلے ہی پاکستان آیا ہے"۔ سلیمان صاحب نے اس کی توجہ شایان کی جانب مبذول کروائی۔ کیونکہ وہ بھی عنایہ کا شایان کو جان بوجھ کر نظرانداز کرنا محسوس کر گئے تھے۔ جبکہ دوسری طرف شایان کو عنایہ کا اس طرح نظرانداز کیے جانا ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ ایسا کیوں کر رہی ہے۔ پر اس وقت وہ ابھی پہلو بدلنے کے علاوہ کر بھی کیا سکتا تھا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ ویسے ڈیڈ آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں کے جیسے شایان نہیں کوئی پرائم منسٹر آیا ہے پاکستان"۔ انداز کچھ سرسری سا ہوتے ہوئے آخر میں کچھ طنزیہ سا ہو گیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی بات پر جہاں شایان نے کرب سے ایک نظر عنایہ کو دیکھ کر نظروں کا ارتکاز بدل کر آسمان پر موجود بادلوں کو دیکھا تھا وہی دوسری طرف سلیمان صاحب کچھ شرمندہ سے ہوئے تھے۔اپنی بات کہتی وہ ایک نظر ان دونوں کو دیکھتے ہوئے لاپرواہی سے اندر کی جانب بڑھ چکی تھی۔

جب کے اس کے جاتے ہی شایان جانے کے لیے پر تولنے لگا۔وہی دوسری طرف سلیمان صاحب سنجیدہ تاثرات سے شایان کو دیکھنے لگے انھیں سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ اب آگے بات کیسے کرے اس سے۔کافی وقفہ ایسے ہی خاموشی کی نظر گزر گیا وہاں۔تبھی ہی ایسے ہی بیٹھا ہوا شایان جو کب سے جانے کی ہی سوچ رہا تھا۔سلیمان صاحب کو دیکھ کر بولا۔

"اچھا تایا ابو میں چلتا ہوں۔ آج شام میں ملاقات ہوتی ہے پھر"۔ وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے بڑے ضبط سے دھیما سا مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔ وہی اس کو اٹھتے دیکھ سلیمان صاحب بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔ پھر رسمی علیک سلیک کے بعد وہ سلیمان ہاؤس سے نکل گیا تھا۔ وہی دوسری طرف سلیمان صاحب اندر کی جانب بڑھے تھے۔ اب ان کے قدم عنایہ کے کمرے کی جانب تھے۔

www.novelsclubb.com

****

*

اپنے آفس کے اندر ایک خوبصورت طرز سے بنے کمرے میں جو اسکا مطلب اس کمپنی کے مالک کا کمرا تھا اس میں موجود سینٹر ٹیبل کے ساتھ رکھی سر براہی کرسی پر بیٹھا وہ لیپ ٹاپ پر مکمل طور پر غرق دیکھائی دے رہا تھا۔ پاس ہی ٹیبل پر کہی طرح کی فائلز کھلی پڑی ہوئی تھی۔ اس کی انگلیاں جو لیپ ٹاپ پر تھرک رہی تھی۔

اچانک ہی پاس رکھے موبائل فون کی آواز پر تھمی۔ جو لیپ ٹاپ کے دائیں جانب

رکھا ہوا تھا۔اس نے ایک نظر موبائل فون پر آتے انجان نمبر کو نا سمجھی سے دیکھا پھر لیپ ٹاپ بند کرتا وہ فون اٹھا چکا تھا۔

"ہیلو" کمرے میں چھائی خاموشی میں اس کی دھیمی اور مخصوص آواز گونجی تھی۔

"آریان مصطفیٰ بات کر رہے ہیں؟؟" دوسری طرف موجود شخص نے تصدیقی لہجے میں سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"جی میں ہی بات کر رہا ہوں۔آپ کی تعریف؟؟" اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں پوچھا۔آواز کچھ جانی پہچانی سی لگی تھی۔

"جناب کو صوفیان مرزا کہتے ہیں۔" دوسری جانب موجود شخص نے تھوڑا شوخ انداز میں اپنی تعریف بیان کی۔اس کی بات پر آریان نے ایک ٹھنڈی سانس ہوا میں خارج کی۔اسکا مطلب تھا دوسری طرف موجود شخص کو وہ پہچان چکا تھا۔

"پہچان تو لیا ہوگا؟؟"اس کو خاموش دیکھ دوسری طرف موجود صوفیان نے پھر سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں'خیر بتاؤ خیریت کیوں فون کیا ہے؟؟"آریان نے نا سمجھی سے اس کے فون کرنے کا مقصد جاننا چاہا۔

"اب کیا میں تمہیں فون بھی نہیں کر سکتا کیا؟؟۔ہاں مانا ہم اچھے دوست ہر گز نہیں تھے پر کلاس میٹ تو تھے نا" صوفیان نے برا مانتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ آریان کی نیچر سے واقف تھا۔

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔ کر سکتے ہو فون۔ پر میں واقعی جاننا چاہتا ہوں کے اس وقت فون کرنے کی کوئی خاص وجہ ؟؟! کیوں کے اتنے سالوں میں یہ تمھارا پہلا فون کال ہے"۔ آریان نے مدعے کی بات کی کیوں کے وہ واقعی کسی سے زیادہ بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا بھلے ہی سامنے کوئی بھی موجود ہو۔ وہ کام کی بات کرنے والوں میں سے تھا اسی لیے زیادہ باتیں کرنا اسے پسند نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کیا ہے نا رات میں میری انگیجمنٹ پارٹی ہے تو سوچا اپنے اسکول کے سارے کلاس میٹ اور دوستوں کو انوائیٹ کروں۔ تو بس اسے لیے تمھیں بھی فون کیا کے رات میں آجانا"۔ صوفیان نے ساری بات اس کے گوش گزر کر دی۔

"اچھا میں تو نہیں آپاؤ۔۔" ابھی آریان کہنے ہی لگا تھا اس کی بات سن کر کہ صوفیان اس کی بات بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے بولا۔

"نہیں 'نہیں نا آنے کی تو بولنا ہی مت تم۔ تمھیں آنا پڑے گا سمجھے تم"۔ وہ واقعی اس کی نیچر سے واقف تھا تبھی ہی وان کرنے والے انداز میں بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پر میں واقعی بہت بیزی رہنے والا ہوں آج"۔ آریان نے سنجیدگی سے کہا۔ کیونکہ وہ واقعی بہت کم حد تک کہیں جاتا تھا۔ اور دوست بھی کم ہی بناتا تھا۔ کیونکہ وہ فطری طور پر تنہائی پسند انسان تھا۔

"تم کتنے بزی رہنے والے ہو آج۔ یہ جاننے کے لیے فون نہیں کیا میں نے۔ بس یہ کہہ رہا ہوں کے تمھیں آنا پڑے گا۔ اخلاقی طور پر میں تمھیں بلا رہا ہوں اور یہ فرض ہے تم پر کے اخلاقیات نبھاؤ تم سمجھے!!"۔ اور یہ کہہ کر دوسری طرف موجود صوفیان فون کاٹ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ آریان نے فون کو ٹیبل پر واپس رکھ کر بے اختیار سر کو سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا تھا۔ جبکہ دوسری طرف موجود صوفیان فون کو جیب میں ڈالتا ہوا مسکرایا تھا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کے اب آریان ضرور آئے گا۔وہ بھلے ہی اس کا دوست نہیں تھا پر اسکا کلاس میٹ ہونے کے ناطے اس کی شخصیت سے واقف تھا۔

****

www.novelsclubb.com

"او'ہو بھائی کس سے بات کر کے اتنا مسکرایا جارہا تھا؟؟" وہ جو ابھی موبائل کو جیب میں ڈال کر گارڈن کی پیچھلی طرف سے ہوتے ہوئے اندر لاؤنج کی طرف بڑھا ہی تھا کے سامنے سے آتی تسمیہ کی بات پر چونکا۔

"کیا مطلب؟؟" صوفیان نے اپنے سے چار سال چھوٹی بہن کی بات پر ایک آبرو آچکائے چونکتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ وہ واقعی نہیں سمجھا تھا۔ اور لاؤنج میں موجود ایک سنگل صوفے پر جا بیٹھا اس کو صوفے پر بیٹھتے دیکھ تسمیہ بھی اب وہاں رکھا ایک صوفہ سنبھال چکی تھی۔ اور سائڈ ٹیبل پر اپنی نیل پولش کا سامان رکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"مطلب یہ کہہ کے اب بھابھی نے ایسا بھی کیا کہہ دیا جو آپ مسکرا رہے تھے؟؟" تسمیہ مسکراتے ہوئے شوخی سے بولی۔اور ساتھ ساتھ نیل فائلر سے ناخن کو شیپ دینے کا کام بھی سرانجام دینے لگی۔اس کے نزدیک اسے لگ رہا تھا کے صوفیان زینیا(صوفیان کی ہونے والی بیوی) سے بات کر رہا تھا۔

"ابھی اتنے اچھے دن نہیں آئے تمھارے بھائی پر کے وہ تمھاری بھابی سے مسکرا کر بات کرتا پھرے۔وہ تو بس ایک دوست کو کال کر کے آج آنے کے لیے انوائیٹ کر رہا تھا"۔صوفیان نے شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔اس کی بات پر تسمیہ نے ایک آبرو آچکا کر اسے گھوری سے نوازا جس کو وہ کسی خاطر میں نا لایا اور جیب سے موبائل نکال کر ایسے ہی اسکرولنگ کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا جی تو آپ باتوں باتوں میں میری بھابی کو برا کہہ رہے ہیں نا؟! ہوں کہہ لے دیکھ لینا انکو آنے دے پھر آپکی تو بینڈ بجانی ہے ہم دونوں نے مل کر"۔ تسمیہ اس کو ڈرانے والے انداز میں گویا ہوئی۔

"ارے یار اب ایسا بھی غضب مت کرنا میں تو بس چھوٹا سا مذاق کر رہا تھا"۔ صوفیان موبائل سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھ کر چہرے پر زمانے بھر کی مسکینیت سجاتا ہوا باقاعدہ طور پر ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔ جبکہ اس کے برعکس اصل میں اس کی دھمکی سے اسے کوئی خاصہ فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ صرف ڈرا رہی ہے۔ ایسا کرے گی ہرگز نہیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا'اچھا معاف کیا جائے آپ بھی کیا یاد کرے گے۔کے کس سخی سے پالا پڑا تھا"۔تسمیہ فرضی کالر جھاڑتے ہوئے ایک ادا سے بولی۔

اس کی بات پر صوفیان ایک لمبی سی اسمائلی پاس کرتا دوبارہ سے موبائل میں اسکرولنگ کرنے لگا جو اس کے دھمکی دینے پر وہ ترک کر چکا تھا۔جبکہ تسمیہ ایک ہاتھ کے ناخنوں کو سیٹ کرنے کے بعد اب دوسرے ہاتھ کے ناخنوں کو ترتیب دینے لگی تھی۔ تبھی چونک کر صوفیان کی کہی چند پل پہلے والی بات پر کچھ سوچتے ہوئے پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے بھائی ایسا کونسا دوست ہے جس کو آپ آج انوائیٹ کر رہے تھے وہ بھی اتنی لیٹ؟؟"تسمیہ نے ناسمجھی سے سوال کیا۔کیونکہ اس کے نزدیک صوفیان اپنے سب ہی دوستوں کو پہلے ہی دعوت نامہ بھیج چکا تھا۔

"دوست نہیں ہے کلاس میٹ ہے۔اور مجھے اسکا نمبر ابھی ملا تو سوچا اسے بھی بول دوں۔ویسے بھی اس جیسے کلاس میٹ کو بلانا تو بنتا تھا جو آج کا ایک مشہور و معروف بزنس مین ہے"۔صوفیان نے لاپرواہی سے بتایا آنکھیں ہنوز موبائل کی اسکرین پر جمی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نام کیا ہے آپ کے اس دوست کا؟؟"۔تسمیہ چھوٹی انگلی کے ناخن کو سیٹ کر کے اس پر نیل پینٹ لگاتے ہوئے پوچھنے لگی۔اسے تجسّس ہونے لگا تھا۔

"آریان مصطفیٰ!!۔اور وہ دوست نہیں کلاس میٹ ہے میرا"۔صوفیان موبائل پر آئے زینیا کے میسجز کا رپلائے کرتے ہوئے بولا جو کچھ پل پہلے ہی اسے موصول ہوا تھا۔

"کلاس میٹ بھی تو دوست ہی ہوتا ہے بھائی"۔تسمیہ ایک نظر اپنے بھائی کو دیکھ کر جتاتے ہوئے لاپرواہی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"وہ ایسا نہیں مانتا!!اسکے نزدیک بس ہم کلاس میٹ ہیں۔ویسے بھی وہ بہت کم دوست بناتا ہے شروع سے۔ایک عنایہ ہی اس کی واحد دوست ہے آج تک اور وہ

دوستی بھی صرف عنایہ کی وجہ سے ہی آج تک قائم ہے"۔صوفیان زینیا کی کسی بات پر دھیمے سے مسکراتے ہوئے ریپلائے کرتے ہوئے بتانے لگا۔اسکا آدھا دھیان اگر موبائل پر تھا تو آدھا دھیان تسمیہ کے سوالوں کی جانب تھا۔

"مگر ایسا کیوں ؟!۔آپ کی باتوں سے تو مجھے لگ رہا ہے کے آپ کے کلاس میٹ کافی روڈ انسان ہیں"۔تسمیہ نے اپنے تہے لاپرواہی سے لقمہ دیا۔جبکہ اس کے برعکس اسے صوفیان کے اس کلاس میٹ کو جاننے کا اور تجسس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"روڈ نہیں ہے بس تنہائی پسند انسان ہے" صوفیان موبائل کو واپس سے جیب میں ڈالتا ہوا بولا۔ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہ اب مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔پاس رکھی ٹیبل پر رکھا چپس کا پیکٹ بھی وہ اٹھا چکا تھا جو یقیناً تسمیہ کا تھا۔جبکہ تسمیہ ابھی بھی ناخن سیٹ کرنے کے مرحلے میں ہی تھی۔وہ اس کی اس کروائی سے بے خبر تھی۔

"اچھا' انکا کوئی ڈارک ماضی ہے کیا جس کی وجہ وہ ایسے ہیں۔یا شروع سے ہی ایسے ہیں۔اور کیا وہ واقعی آج کے دور کے مشہور بزنس مین ہیں بھائی؟؟" تسمیہ نے اپنی سوچ کے مطابق ایک بات کہہ کر اس سے سوال کیا۔

پھر اپنے سارے ناخنوں پر نیل پینٹ کا آخری کوٹ لگا کر انھیں خوبصورت بنانے لگی۔آس پاس ان دونوں کی گفتگو میں مداخلت کرنے والا کوئی نہیں تھا۔تبھی وہ

www.novelsclubb.com

دونوں بے فکری سے اس مدعے پر ایسے بات کر رہے تھے کے جیسے اس سے زیادہ ضروری تو کچھ ہے ہی نہیں اس وقت ان کے لیے۔

"ہاں وہ واقعی بہت کامیاب بزنس مین ہے۔ رہی بات اس کے تنہائی پسند ہونے کی تو وہ شروع سے کیسا تھا یہ مجھے نہیں معلوم"۔ صوفیان صاف گوئی سے بولا۔ کیونکہ وہ واقعی اس بات سے لاعلم تھا۔

"پتا نہیں کیا جواب ہوا بھائی؟؟ آپ تو ان کے کلاس میٹ تھے نا تو آپ کو تو معلوم ہونا چاہیے وہ شروع سے کس طرح کی نیچر کے تھے"۔ تسمیہ نے اپنے ناخنوں پر سے ایک سرسری سی نگاہ ہٹا کر الجھتے ذہن کے ساتھ سوال کیا۔

کیونکہ اسے واقعی اس وقت اپنے بھائی کی یہ بات بے تکی سی لگی تھی۔کے جب وہ کلاس میٹ تھے تو انھیں تو معلوم ہونا چاہیے تھا۔

"ہاں کیونکہ ہم کوئی فرسٹ کلاس سے ساتھ نہیں ہیں۔بلکہ ففتھ کلاس سے ساتھ تھے اس کے بعد کالج وغیرہ ہمارا علیحدہ تھا۔بس ایک عنایہ ہی اس کے ساتھ یونیورسٹی تک فرینڈ رہی ہے۔"صوفیان نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے واقفہ لیا۔

پھر بات جاری رکھتے ہوئے پھر سے بولا۔جبکہ تسمیہ پہلو بدلتے ہوئے نیل پینٹ بند کرتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔جسکا مطلب تھا کے اب وہ مکمل طور پر صوفیان کی جانب متوجہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"جب سے میں نے اسے دیکھا ہے تب سے میں نے بس اسے سنجیدہ اور تنہائی پسند ہی دیکھا ہے۔اور اب تک وہ ایسا ہی ہے۔ذرہ برابر فرق نہیں آیا اس کی ذات میں۔ وہ اپنی ذات کو کسی پر آشکار نہیں کرتا۔اسکا اصل کیا ہے اسکا ماضی کیا ہے کوئی نہیں جان سکا آج تک خیر "۔صوفیان اپنی بات ختم کرتا کھڑا ہوا۔

"آپ کے کلاس میٹ تو گویا کسی راز کی طرح ہیں"۔تسمیہ اسے کھڑے ہوتے دیکھ کر بولی۔

"ہمہ' ایسا ہی ہے۔خیر کیا میں جان سکتا ہوں میری پیاری بہنا کو ہوا کیا ہے جو وہ آریان مصطفیٰ کے بارے میں اتنا تجسس ہو کر اتنا سب کچھ پوچھ رہی تھی؟"۔ صوفیان جانچتی نظروں سے اسے دیکھ کر سوال کر گیا۔

"ارے کچھ نہیں بھائی۔آپ تو جانتے ہیں نا بس میری تو عادت ہے ایک ٹوپک نکلے تو اس کا اگلا پیچھلہ سب جانے کی کوشش کرتی ہوں۔تو بس ایسے ہی۔"تسمیہ نے بات بنانی چاہی کیونکہ وہ واقعی حد سے زیادہ ہی سوال کر گئی تھی اس بات کا اندازہ اسے صوفیان کے پوچھنے پر ہوا تھا۔

اس کی عادت کو جانتے ہوئے صوفیان مسکراتے اس کے سر پر چپت لگاتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔

جب کے وہ خود کو ملامت کرتی نیل پولش کی شیشیوں کو بڑے ہی سلیقے سے سائڈ ٹیبل سی اٹھاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی کیونکہ دوپہر اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی اور رات میں گھر میں فنکشن تھا جس کے لیے اسے تیار بھی ہونا تھا۔اسے واقعی سمجھ نہیں آیا تھا کے وہ اس قدر بے اختیار کیوں ہوگئی تھی۔کیوں وہ ایک ایسے انسان کے بارے میں جاننا چاہ رہی تھی جس کو اس نے اب تک دیکھا بھی نہیں

تھا۔اور ایسا اس کے ساتھ کیوں ہوا تھا ابھی یہ بھی قسمت اسے جلد بتا دینے والی تھی۔

****

اپنے کمرے میں بے چینی سے یہاں سے وہاں سے ٹھلتی ہوئی نجانے وہ کتنے ہی چکر کاٹ چکی تھی۔وہ قدرے غصے میں دیکھائی دے رہی تھی چہرے کے تاثرات اس کے غصے میں ہونے کی نشاندھی کر رہے تھے۔

ابھی وہ ایسے ہی چکر کاٹ ہی رہی تھی کہ سلیمان صاحب نے دروازہ ناک کر کے اندر کمرے میں قدم رکھا اور ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے کمرے میں جہازی سائز بیڈ کی پائنتی پر جا بیٹھے۔

عنایہ ان کی موجودگی محسوس کر چکی تھی پر وہ رکی ہر گز نہیں تھی وہ اسی طرح اپنے غصے کو کنڑول کرنے کے لیے کمرے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہی تھی۔

سلیمان صاحب جو اس پر نگاہ ڈالیں اس کے بلاوجہ غصے میں ہونے کا جواز ڈھونڈ رہے تھے۔کے آخر ایسا بھی کیا تھا جو وہ اس قدر غصے میں دیکھائی دے رہی تھی کیونکہ وہ جب جب غصے میں ہوتی تھی تو اپنے غصے کو کنڑول کرنے کے لیے ایسے ہی چکر کاٹا کرتی تھی تب تک جب تک وہ اپنے غصے پر قابو نہیں پا لیتی تھی۔ جبکہ اس کے برعکس وہ تو اس سے یہاں بات کرنے آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کے تھوڑی دیر پہلے والے راویے کے حوالے سے پوچھنے آئے تھے کے آخر وہ شایان کے ساتھ اس قدر روڈ کیوں تھی۔ پر اس کو یوں غصے میں دیکھ چند پل تک تو

وہ کچھ بول ہی نہیں پائے تھے۔ پھر کافی دیر ایسے ہی بیٹھے رہنے کے بعد بلآخر انھوں نے پوچھنے کی ٹھانی۔

"کیا ہوا کیوں اتنے غصے میں ہو عنایہ؟؟ اور شایان کے ساتھ ایسے روڈ ہونے کی وجہ جان سکتا ہوں میں بیٹا؟؟" سلیمان صاحب نے اپنی صاحب زادی کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

کیونکہ وہ واقعی اس کے غصے میں ہونے کا جواز ڈھونڈ نہیں پائے تھے۔ اور نا شایان سے روڈ ہونے کی وجہ۔

ان کے سوال پر عنایہ کے قدم تھمے اور وہ ایک گہری سانس اپنے اندر کھینچتی ہوئی ایک نظر انھیں دیکھتے ہوئے کمرے میں موجود الماری کی جانب بڑھی پھر چند پل کی جدوجہد کے بعد اس میں سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر سلیمان صاحب کی

طرف بڑھی اور وہ کیس کھول کر ان کی جانب بڑھایا جس میں ایک سونے کی انگوٹھی اپنی شان سے جگمگا رہی تھی جس کو انھوں نے ناسمجھی سے تھام لیا تھا۔

سیلمان صاحب ناسمجھی سے پہلے اس انگوٹھی کو دیکھنے لگے۔ پھر سوالیہ نظروں سے اپنی بیٹی کی جانب دیکھنے لگے ابھی وہ خود اس سے کچھ پوچھتے کے ان کے بولنے سے پہلے عنایہ بول پڑی۔

"یہی ہے میرے غصے اور شایان سے روڈ ہونے کی وجہ ڈیڈ" عنایہ بیڈ کے پاس ہی رکھی ایزی چیر پر بیٹھتے ہوئے قدرے سختی سے بولی۔ لہجے سے ابھی بھی واضح طور پر غصہ جھلک رہا تھا۔ پر پہلے کے مقابلے اب وہ کافی حد تک اپنے غصے پر کنٹرول کر چکی تھی۔

"میں سمجھا نہیں یہ انگوٹھی تمھارے غصے اور شایان سے روڈ ہونے کی وجہ کیسے ہو سکتی ہے ؟؟" سیلمان صاحب نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھ کر پوچھنے لگے۔ ان کے نا سمجھی سے پوچھنے پر عنایہ کچھ سوچ کر انھیں ماضی میں ہوئی وہ بات بتانے لگی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ تب سے لے کر آج تک شایان سے چڑنے لگی تھی۔ ورنہ اس بات سے پہلے تو وہ اسے اپنا بہت اچھا کزن مانتی تھی۔ کمرے میں بس غصے سے بھرپور عنایہ کی آواز گونج رہی تھی نجانے وہ ایسا کیا بتا رہی تھی ایسی کونسی بات تھی جس پر وہ پھر سے اس قدر غصے میں آنے لگی تھی۔

جبکہ سیلمان صاحب پوری طریقے سے اس کی جانب متوجہ ہو کر اس کی بات سن رہے تھے ان کے چہرے کے تاثرات سے کسی بھی قسم کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔ اس کمرے سے نگاہ ہٹا کر بالکونی سے آسمان کی جانب نگاہ ڈالے تو وہاں آپ کو بادل پورے آسمان پر اپنا قبضہ جمائے دیکھائی دے گیں صبح کے وقت جو ہلکی ہلکی مدھم

www.novelsclubb.com

سی سورج کی روشنی جو اسلام آباد کے رہائشیوں پر پڑ رہی وہ بھی اب مکمل طور پر بادلوں کے نظر ہوگئی تھی۔دوپہر شام کے آنچل میں ڈھلنے کو بے تاب تھی۔

****

www.novelsclubb.com

شام اپنا آنچل آسمان پر پھیلا چکی تھی دور کہی مسجدوں میں عصر کی اذان سر بلند ہو رہی تھی۔قصر اسماعیل میں اس وقت جہاں آپ کو دو گارڈز مین گیٹ کے ساتھ کرسیاں لگائے بیٹھے آپس میں خوشگوار سی گفتگو کرتے دیکھائی دے گے۔وہی

دوسری طرف کچھ ملازم اپنے اپنے کوٹر میں جاتے نظر آئے گے تو کچھ اپنے کام کو بخوبی سرانجام کرتے دیکھائی دے گے۔ گارڈن سے ہوتے ہوئے اگر آپ اندر لاؤنج میں نگاہ ڈالیں تو آپ کو ایک بوڑھا سا آدمی لاؤنج میں کھڑے ہوئے یہاں سے وہاں نگاہیں دوڑاتے ہوئے نظر آئے گا۔ شاید ہی وہ کسی کو تلاش کر رہا تھا تبھی ہی وہ ہاتھ میں فون لیے ادھر ادھر کسی کو ڈھونڈ رہا تھا۔

جب اسے وہ انسان نظر نہیں آیا جس کی اسے تلاش تھی۔ تو وہ ہاتھ میں فون پکڑے اسی انسان کو ڈھونڈنے کی غرض سے لاؤنج سے ہوتے ہوئے اندر کیچن کی جانب بڑھا۔ اندر کیچن میں قدم رکھ کر اس نے کیچن کے چاروں اطراف نگاہیں دوڑائیں جہاں اسے ایک ملازمہ سبزی کاٹتے ہوئے دیکھائی دی۔ چند قدم آگے بڑھ کر وہ اس ملازمہ کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"سجو'راضیہ کو دیکھا ہے کیا؟؟"وہ آدمی جو یقیناً اس گھر کا ملازم ہی تھا سامنے کھڑی ملازمہ کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا۔

"ہاں کریم بابا وہ مارکیٹ گئی ہے۔میر ال بی بی کے کسی کام سے"۔وہ ملازمہ چھری کو ایک طرف رکھتے ہوئے ان کی جانب دیکھ کر بتانے لگی۔

"او'اچھا"۔وہ بوڑھا آدمی جو کریم بابا کے نام سے جانا جاتا تھا اس گھر کا پرانا ملازم ہونے کے ساتھ ساتھ راضیہ کے والد بھی تھے۔کریم بابا اس کی بات سن کر اتنا ہی بول سکے پھر جانے ہی لگے تھے کہ کسی سوچ کہ تہت رک کر اس کی جانب دیکھتے

www.novelsclubb.com

ہوئے پھر سے بولے۔دوسری طرف وہ ملازمہ ان کو واپس جاتے دیکھ چھری واپس سے اٹھا چکی تھی۔

"اچھا بی بی صاحبہ ابھی اپنے کمرے میں ہی ہیں کیا؟؟"۔کریم بابا نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھ کر پوچھا۔

"جی وہ ابھی تو اپنے کمرے میں ہی ہیں"۔سجو(ملازمہ) ناسمجھی سے چونکتے ہوئے یقینی انداز میں بولی۔کیونکہ وہ واقعی میرال کے ہر جانے پر نظر رکھتی تھی۔اسے معلوم تھا کہ میرال اس وقت اپنے کمرے میں ہے۔اس لیے یقینی انداز میں بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کی بات پر کریم بابا ہامی بھرتے ہوئے وہاں سے جا چکے تھے۔ جبکہ وہ ملازمہ پھر سے اپنے کام میں مگن ہو گئی تھی۔ ابھی چند پل ہی گزرے تھے اس کو پھر سے اپنا کام کرتے ہوئے کے اس کے پاس رکھا ہوا موبائل فون پر میسج ٹون ہوئی اور اس نے ایک نظر موبائل فون کی جانب دیکھا جہاں ایک جانے پہچانے نمبر سے میسجز اجا گر تھا۔ وہ پھر سے چھری کو سائڈ میں رکھ کر موبائل فون اٹھا چکی تھی اور اب وہ اس میسجز کو پڑھ کر دوسری طرف موجود شخص کو ریپلائے کرنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

**

اپنے کمرے میں بیڈ پر موجود رف سے حلیے میں آلتی پالتی مارے ہوئے بیٹھی وہ نجانے کیا تلاش کر رہی تھی۔ اپنے آگے اس نے اپنے بچپن کے کہی سارے البمز پھیلائے ہوئے تھے۔ جن کو دیکھ کر وہ کبھی مسکراتی تو کبھی مایوس ہو جاتی تھی۔ کچھ تصویریں اس کے بچپن میں اس کے کھیلتے ہوئے وقت کی تھی تو کچھ اس کے روتے ہوئے وقت لی گئی تھیں۔ ہر تصویر میں اس کے ساتھ زیادہ تر اسمائیل ملک صاحب ہی نظر آرہے تھے۔ بہت کم ہی اس کی تصویر اپنی ماما کے ساتھ موجود تھی۔

ایک سے آٹھ یا دس سال تک کی عمر میں میرال کی تصویر میں اسے اپنی ماما اپنے ساتھ دیکھائی دے رہی تھی۔ پر اس کے بعد والی عمر کی تصویر میں بس ایک اسمائیل ملک صاحب ہی اس کے ساتھ نظر آرہے تھے۔ان تصویروں کو دیکھتے ہوئے وہ افسوس سے گویا ہوئی تھی۔آنکھ سے ایک آنسو بھی گال پر پھسل آیا تھا۔

"کاش آپ اتنی جلدی نہیں جاتی ماما اپنی میرال کو چھوڑ کر"۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ ایسی ہی بیٹھی ہوئی تھی کے دروازے پر دستک ہوئی اور اس نے باہر کھڑے شخص کو اندر آنے کا کہا تبھی کریم بابا اندر کمرے میں داخل ہوئے۔اور اندر بڑھ کر بیڈ سے چند قدم کی دوری پر کھڑے ہو گئے۔ہاتھ میں ابھی بھی فون ایسے ہی پکڑا ہوا تھا۔پھر میرال بی بی کو اپنی جانب متوجہ پا کر بولے۔

"بی بی صاحبہ صاحب آپ کو کل رات سے کال کر رہے ہیں۔پر آپ کا نمبر کل سے ہی بند جا رہا ہے۔ تبھی ان کا میرے پاس فون آیا ہے۔کے میں اپنے فون سے آپ کی فوری طور پر ان سے بات کرواؤ"۔کریم بابا اسے دیکھتے ہوئے وہ بات بولے جس کے لیے وہ نیچھے راضیہ کو ڈھونڈ رہے تھے۔پر جب انھیں راضیہ نیچے نہیں ملی تو وہ خود اوپر چلے آئے تھے تا کہ صاحب کی بات میرال بی بی سے کروا دیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے آپ ملا دے فون"۔ان کی بات پر میرال کل ہوئے حملے والے بات کو یاد کرتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔

اس کی بات پر کریم بابا سر ہلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑے ہوئے فون سے اسمائیل ملک صاحب کو فون ملانے لگے۔چند ہی پل بعد اسمائیل ملک صاحب شاید فون اٹھا چکے تھے تبھی ہی فون اٹھاتے ہی کریم بابا اپنا موبائل میرال کی جانب بڑھا چکے تھے جس کو وہ تھامتے ہوئے کان سے لگا گئی۔ابھی اس سے پہلے کے دوسری طرف موجود اسمائیل ملک صاحب کچھ بولتے وہ بول پڑی۔

www.novelsclubb.com

"جی بابا جانتی ہوں آپ پریشان ہو رہے تھے۔پر میں کیا کرو میرا موبائل فون ٹوٹ گیا تھا بس اسی لیے کل سے اب تک آپ کی ایک بھی فون کال کا جواب نہیں دے سکی"۔وہ شرمندگی سے بولی تھی جبکہ دوسری طرف کریم بابا کمرے سے جا چکے تھے۔

"فون کیسے ٹوٹ گیا تمھارا بیٹا۔اور تم نے مجھے یہ بتایا بھی نہیں۔اگر لینڈ لائن سے مجھے یہ بات تم پہلے بتا دیتی تو کم سی کم میں اتنا پریشان نہ ہوتا جتنا ہوا ہوں؟؟"۔
دوسری طرف موجود اسمائیل ملک صاحب کی فکر مندانہ سی آواز اسپیکر سے اس پار گونجی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سوری بابا مجھے دھیان نہیں رہا۔ لیکن اب آگے سے دھیان رکھوں گی"۔ وہ واقعی شرمندہ تھی کیونکہ وہ یہ بات اچھے سے جانتی تھی کے اس کے بابا اس کے لیے کتنا پریشان رہے ہونگے اس کے فون نا اُٹھائے جانے پر۔

"ہاں خیال رکھو اپنا اور کہی بھی آؤ جاؤ گارڈز کو اور ڈرائیور کو ساتھ لے جانا مت بھولنا" اسمائیل ملک صاحب نے اپنی روٹین کی بات یاد کروائی اسے۔

"جی بابا' ویسے آپ کب تک آرہے ہیں؟؟"۔ میرال نے ہامی بھرتے ہوئے ان کے آنے کے حوالے سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"کل تک کام ختم ہو جائے گا میرا یہاں کا تو کل کی فلائٹ سے ہی آ جاؤ گا۔اور ہاں تم ایگزیبیشن میں گئی تھی نا تو اپنی بنائی ہوئی پینٹنگ دے آئی ایگزیبیشن والوں کو ایگزیبیشن کونٹیسٹ کے لیے"۔اپنے آنے کے بارے میں بتانے کے بعد۔وہ اس سے ایگزیبیشن میں پینٹنگ دے کر آنے کے بارے میں پوچھنے لگے۔

"جی بابا دے آئی ہوں"۔وہ سنجیدگی سے بولی۔اس کا دماغ اب تک ٹھیک طریقے سے کام نہیں کر پا رہا تھا۔وہ ساری رات پینٹنگ بنانے کے بعد بھی پر سکون ہو کر بھی سکون سے سو نہیں پائی تھی۔رات ہوا واقعہ ابھی بھی بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے ایسے آ رہا تھا جیسے ابھی بھی وہ سب ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ بہت خوب اور تم دیکھنا میری بیٹی ہی یہ ایکزیبیشن کونٹیسٹ جیتے گی"۔
اسپیکر پر اسمائیل ملک صاحب کی جوشیلی سی آواز ایک بار پھر سے گونجی تھی۔

"انشاءاللہ"۔اب کی بار وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔کل رات سے لے کر اب تک وہ پہلی بار اس بات پر مسکرائی تھی۔اس کی مسکراہٹ پر اسمائیل ملک صاحب بھی مسکرا اٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

پھر دو چار باتوں کے بعد وہ فون رکھ چکے تھے۔اور وہی میرال بھی کھڑے ہوتے ہوئے بیڈ پر پھیلے ہوئے البمز کو سمیٹنے لگی پھر البمز کو اپنی جگہ واپس رکھتے ہوئے اپنے

سیاہ بالوں کو پھر سے جوڑے کی شکل میں لپیٹ نے لگی جو نجانے کب سے کھل کر پشت پر آبشار کی طرح پھیل چکے تھے۔ بالوں کو جوڑے کی شکل دیتی وہ بیڈ کے دائیں جانب والی سائیڈ ٹیبل کی دراز کو کھول کر اس میں سے اپنا خستہ حال شدہ موبائل نکال کر بیڈ پر بیٹھ کر دیکھنے لگی۔

جو یقیناً کل رات گاڑی کے درخت سے لگنے کی وجہ سے نیچے گر کر ٹوٹ چکا تھا۔ وہ صبح ہی ڈرائیور کو اس سڑک پر بھیج کر گاڑی کو کسی میکینک کی شاپ پر بھجوا چکی تھی ریپیر کروانے کے لیے۔ اور یہ موبائل بھی ڈرائیور نے ہی اسے لا کر دیا تھا جو اسے گاڑی میں سے ملا تھا۔ اس نے کل رات خود پر ہوئے حملے والی بات کسی کو بھی نہیں بتائی تھی۔ اور اپنے ڈرائیور کو بھی کچھ پیسے دے کر خاموش رہنے کا کہا تھا۔ کیونکہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔ کے اگر حملے والی بات گھر کے کسی بھی ملازم یا ملازمہ کو پتا چلتی تو یہ بات فوری طور پر اسمائیل ملک صاحب تک پہنچ جانی تھی۔ اس لیے وہ ہر گز بھی

www.novelsclubb.com

ایسا ہونے نہیں دے سکتی تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کے اس کے باپ کو پتا لگنے کا مطلب تھا کے وہ اس کے لیے مزید پریشان ہو جائے گے۔

اور اپنے باپ کو پریشان وہ کسی صورت نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ اور کل رات اپنے اوپر ہونے والے حملے سے اسے یہ بات بھی اب سمجھ آگئی تھی کے کیوں اس کے بابا اسے ہمیشہ گارڈز کو ساتھ لے جانے کو بولتے ہیں۔ کافی دیر ایسے ہی بیٹھے رہنے کے بعد پھر وہ اپنی سوچوں کے تسلسل کو توڑتی ہوئی اس خستہ حال موبائل کو واپس اسی دراز میں ڈال کر فریش ہونے کی غرض سے واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

(چھ سال پہلے)

اسلام آباد کے ایئرپورٹ پر اس وقت خاصہ رش دیکھنے کو نظر آرہا تھا۔ دور کہی اسپیکروں پر فلائٹوں کے اڑان بھرنے کا وقت بتایا جارہا تھا۔ کچھ مسافروں کی بورڈنگ جاری تھی تو کچھ مسافر کھڑے ہوئے اپنی باری کا انتظار کرتے ہوئے دیکھائی دے رہے تھے۔ اس منظر سے نگاہ ہٹا کر ویٹنگ ایریا کی جانب نگاہ ڈالیں تو

کچھ لوگ آپ کو سیٹوں پر براجمان نظر آئے گے تو کچھ ہاتھ میں کھانے پینے کے لوازمات پکڑے ہوئے کھاتے پیتے نظر آئیں گے۔اس سے اندازہ ہوتا تھا کے یہاں کے لوگوں کی فلائٹ میں ابھی ٹائم تھا تبھی ان میں سے کچھ لوگ انتظار کرتے ہوئے فارغ بیٹھے تھے تو کچھ لوگ ٹائم گزارنے کے لیے کھاپی رہے تھے۔

اسی ویٹنگ ایریا میں اگر آپ ذرہ ایک بار پھر نگاہ دوڑائیں تو آپ کو ایک انیس سالا لڑکا ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈبیہ پکڑے خود کو کسی بات کے کنوینس کرتا ہوا نظر آئے گا نجانے وہ خود کو کس بات کے لیے منا رہا تھا۔اس لڑکے سے چند قدم کی دوری پر ہی دو لڑکیاں آپس میں خوشگوار سی گفتگو کرنے میں مگن تھی۔ابھی وہ لڑکا خود کو کسی بات کے لیے کنوینس ہی کر رہا تھا کے وہ دونوں لڑکیاں باتیں کرتے

www.novelsclubb.com

ہوئے اس لڑکے کی طرف بڑھیں اور ان میں سے ایک لڑکی نے اس لڑکے کو
مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہو گیا شایان بھائی آپ کی فلائٹ کی آناؤسمینٹ کیوں نہیں ہوئی اب تک
ہمیں گھر بھی جانا ہے؟؟"۔ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک نے اس لڑکے کو دیکھ
کر سوالیہ انداز میں پوچھا اس کے چہرے پر کوفت بھرے تاثرات رونما تھے۔وہ
لڑکا شاید اس لڑکی کا بھائی تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شایان نامی لڑکا جوان دونوں کے اچانک سے پیچھے سے آ کر پوچھنے پر بوکھلاہٹ کا شکار ہوا تھا فوری طور پر خود کو سنبھالتا ہوا ہاتھ میں پکڑی ہوئی ڈبیہ کو کوٹ کی جیب میں ڈال چکا تھا۔ پھر ان دونوں کو باری باری دیکھتے ہوئے بولا۔

"فلائٹ لیٹ ہو گئی ہے پندرہ منٹ اس لیے اب تک آناؤسمینٹ نہیں ہوئی ہو گی۔ ابھی تھوڑی دیر میں ہونے ہی والی ہو گی"۔ وہ اپنے چہرے کے تاثرات پہلے کے مقابلے قدرے نارمل کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"توبہ ہے اور کتنا انتظار کرنا پڑے گا"۔ اسی لڑکی نے کوفت بھرے لہجے سے کہا۔

اس کی بات پر دوسری لڑکی نے بھی اپنے کندھے اچکائے تھے وہ بھی اب اس انتظار سے بیزار آچکی تھی اور اسے اپنا یہاں آنا بھی ایک بے وقوفی لگنے لگا تھا۔جب کے شایان ادھر ادھر نگاہیں دوڑائیں کچھ سوچنے لگا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ آج جو کرنا چاہتا ہے وہ کرے یا نہیں۔ابھی وہ اسی الجھن کا شکار تھا کے اسی لڑکی کی بات پر اپنی سوچوں سے باہر نکلا جو یقیناً اس کی بہن تھی۔

"اچھا بھائی آپ لوگ یہاں کھڑے ہو کر انتظار کرے میں تب تک کسی فوڈ کوڈ سے اپنے لیے کچھ جوس وغیرہ لے کر آتی ہوں"۔وہ لڑکی اپنے بھائی اور اس لڑکی کو دیکھ بولی۔

اس کی بات پر شایان نے سر کو ہلکا سا خم کر کے اپنی رضامندی کا اظہار کیا جس پر وہ لڑکی ان دونوں کو وہی چھوڑ کر فوڈ کوڈ کی جانب بڑھ گئی تھی۔اب وہاں کھڑی وہ دوسری لڑکی موبائل میں مصروف ہو چکی تھی۔وہی دوسری طرف شایان جو کب سے اسی موقع کی تلاش میں تھا۔اپنے آپ کو اس کام کے تیار کرنے لگا جو وہ کرنا چاہتا تھا اور بار بار سرسری سی نظر اپنی اس کزن پر بھی ڈال لیتا۔

یہ کام اس کی زندگی کا سب سے خاص کام تھا جس کے لیے وہ پچھلے ایک سال سے انتظار میں تھا۔اور آج وہ دن تھا جب وہ اپنے ملک سے باہر جانے سے پہلے اپنے اس کام کو انجام پذیر کر دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔خود میں ہمت جما کرتا بلآخر وہ اپنے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھتا ہوا پکار بیٹھا۔

"عنایہ؟؟"۔اس نے اپنی سیاہ آنکھیں ہنوز اس پر ٹکادیں۔اور اپنا ایک ہاتھ کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"ہمہ "عنایہ نے سرسری انداز میں اس کی جانب دیکھ کر کہا پھر واپس سے موبائل کی اسکرین کو دیکھنے لگی۔

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے؟؟"۔شایان نے دھیمے لہجے میں سنجیدگی سے کہا۔آنکھیں ہنوز عنایہ پر تکی تھی۔بلاارادہ بھی ادھر ادھر دیکھنے کی متلاشی نہیں تھیں۔

"ہاں بولو کیا ہوا"۔ عنایہ موبائل سے نظریں ہٹا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کر بولی۔ پہلے کے مقابلے اب موبائل بند کیا جا چکا تھا۔ اس کو اپنی جانب متوجہ پا کر وہ جیب سے وہ چھوٹی سی ڈبیہ نکال کر اس کی جانب بڑھا کر بولا۔

"یہ تمھارے لیے"۔ شایان نے محبت پاش نظروں سے وہ ڈبیہ اس کی جانب بڑھائی جس کو عنایہ نا سمجھی سے تھامتے ہوئے اس باکس کو کھول کر دیکھنے لگی پھر اس کے اندر ایک سونے کی انگوٹھی دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے بے اختیار سوال کر گئی۔

www.novelsclubb.com

"کس لیے شایان آج تو میری بر تھڈے بھی نہیں ہے ؟؟"۔وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔چہرے پر ابھی بھی ہلکی ہلکی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

"کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔اور میں یہ رنگ تمھیں اس لیے دے رہا ہوں کے اسے تم اپنے پاس رکھو۔اور جب میں واپس آؤ گا اپنی اسٹڈیز مکمل کر کے تب میں چاہتا ہوں تم اپنا جواب مجھے اس رنگ کے ذریعے دینا اگر تمہیں میری محبت قبول ہو تو تم یہ رنگ پہن لینا ورنہ مجھے لٹا دینا میں سمجھ جاؤ گا تمھارا جواب نہیں ہے"۔شایان نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ کر اپنے دل کی بات کہنے کے ساتھ ساتھ اسے یہ انگوٹھی اس طرح دینے کا مطلب بھی سمجھا دیا۔

www.novelsclubb.com

اس کی بات پر عنایہ کے چہرے کی مسکراہٹ غایب ہوئی۔اور وہاں سنجید گی نے اپنی جگہ بنالی۔اس نے سختی سے اس انگوٹھی کی ڈبیہ کو اپنی ہتھیلی میں دبالیا تھا۔اس کے وہموں گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کے اسکا یہ کزن اسے پروپوز کرے گا۔ کیونکہ اس کے بر عکس شایان تو اسکا دوست بنے کی کیٹگری میں بھی نہیں آتا تھا۔ محبت تو دور کی بات تھی۔اس کی آنکھیں مستقل طور پر زمین پر نجانے کیا تلاش کررہی تھی۔کے ائیرپورٹ کے چکنے سفید ماربل پر جمی تھی۔

اس کو خاموش دیکھ شایان جو اپنی بات کہہ کر اس کے کچھ بولنے کا خواہش مند تھا۔ چندپل اس کو یوں خاموش نیچے زمین کو دیکھتا پاکر اس کے تاثرات جانچتے ہوئے جو کسی بھی قسم کے تاثر سے عاری تھے وہ پھر سے گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا عنایہ تمھیں میری بات بری لگی؟؟ مجھے لگا تھا کے جس طرح مجھے تم سے محبت ہے تمھیں بھی مجھ سے محبت ہو گی"۔

ابھی وہ اور بھی کچھ کہتا کے عنایہ جو شاید ضبط کے مرحلے سے گزر رہی تھی۔اس کی اس محبت والی بات پر اسے ایک سخت گھوری سے نوازتے ہوئے بغیر کچھ کہے وہاں سے جا چکی تھی۔ پیچھے وہ اس کے اس رد عمل کو سمجھ نہیں پایا تھا۔دور سے اسے فلائٹ کا اعلان ہونے کی آواز آنے لگی تھی۔اور وہ بغیر تسمیہ سے ملے اپنا سوٹ کیس پکڑ کر افسردہ دل لیے نا سمجھی سے بورڈنگ لائن کی جانب بڑھ چکا تھا۔

(حال)

نجانے وہ کب سے اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑا ہوا۔ماضی کی کسی یاد میں گم تھا۔وہ جب سے تایا ابو کے یہاں سے آیا تھا۔بے چینی اور اضطراب کا شکار تھا۔آج عنایہ کا روکھا رویہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ اس سے اس قدر روڈ کیوں ہو رہی تھی۔سوچتے سوچتے بلآخر وہ اپنی اور عنایہ کی وہ ملاقاتیں سوچنے لگا جو اس کے لندن جانے سے پہلے کی تھی کیونکہ لندن جانے کے بعد وہ چھ سال بعد آج اس سے ملا تھا۔کے شاید انھیں میں کچھ ایسا ہوا ہو جس کی وجہ سے وہ ناراض تھی اور اس سے اس قدر روڈ تھی۔کافی دیر سوچنے کے بعد اسے ساری ملاقاتیں نارمل ہی معلوم ہو رہی تھی۔ابھی وہ اسی کش مکش کا شکار تھا کے اسے اپنی

www.novelsclubb.com

اور عنایہ کی آخری ملاقات یاد آئی جو اس کے لندن جانے سے پہلے ایر پورٹ پر ہوئی تھی۔

اسے اس ملاقات میں کچھ خاص لگا تھا تو وہ تھا عنایہ کو اپنے دل کی بات بتانا اسے یاد آیا کے کیسے اس نے اسے پروپوز کیا تھا اور کیسے عنایہ بغیر کچھ کہے خاموشی سے اسے سخت گھوری سے نوازتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی۔ یہ بات اسے اس وقت بھی کچھ کھٹکی تھی اور وہ کافی ٹائم تک اس کے ایسے چلے جانے کی وجہ تلاش کرتا رہا تھا۔ مگر پھر اپنی اسٹڈیز کی سر گرمیوں میں وہ مصروف ہو گیا تھا اور اس بات کو وہ یکسر بھلا چکا تھا۔ پر آج عنایہ کے روڈ رو ایہ نے اسے یہ بات سوچنے پر مجبور کر دیا تھا پھر سے۔

"تو کیا عنایہ میرے پروپوز کرنے کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہے۔ تبھی وہ اس دن بھی خاموشی سے چلی گئی تھی؟؟"۔ساری باتوں کو آپس میں ملا کر سوچتے ہوئے وہ خود سے بڑبڑایا تھا۔اور یہ سوچ ہی اس کے دل میں افسردگی بھرنے کے لیے کافی تھی کے عنایہ کو اس کا پروپوز کرنا اپنے دل کی بات اسے بتانا پسند نہیں آیا تھا۔ابھی وہ ایسے ہی کرب سے آنکھیں بند کرے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

کے تسمیہ کمرے میں داخل ہوئی اور کمرے میں شایان کو نا پا کر وہ بالکونی میں چلی آئی تھی۔اس نے نیوی بلو رنگ کی کام دار فراک کے ساتھ سیاہ بالوں میں جوڑا بنایا ہوا تھا ہلکا میک اپ کیے وہ فنکشن کے لیے بلکل تیار تھی۔اور اندر بالکونی میں قدم رکھ کر شایان کو صبح والے حلیے میں ایسے ہی کھڑا ہوا دیکھ وہ جنھجلاتی ہوئی بولی۔

"کیا ہوا شایان بھائی آپ اب تک تیار نہیں ہوئے؟؟آپ کو پتا بھی ہے ابھی تھوڑی دیر تک مہمان بھی آنا شروع ہو جائے گے"۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بس ہونے ہی جا رہا تھا"۔شایان اچانک سے تسمیہ کے آنے پر خود کو کمپوز کرتا ہوا بولا۔آنکھیں ہلکی ہلکی سرخ ہو رہی تھی۔جو تسمیہ کی نظر سے چھپی نہیں رہ سکی تھی۔

"شایان بھائی آپ ٹھیک تو ہیں ؟؟"تسمیہ اسکا جائزہ لیتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے۔اب تم بھی جاؤ مجھے تیار ہونا ہے۔میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں"۔یہ کہتے ہوئے وہ کمرے کے اندر بڑھ گیا۔تسمیہ بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھی۔اوپر آسمان پر بادلوں نے اپنا قبضہ پورے طریقے سے جمالیا تھا۔ابرے رحمت کسی بھی وقت اسلام باد کے شہریوں پر برس سکتی تھی۔

"مجھے تو نہیں لگ رہا کے آپ ٹھیک ہیں بھائی۔اور یہ آپ کی آنکھیں بھی تو سرخ ہو رہی ہیں؟؟"۔تسمیہ کی سوئی ابھی بھی وہی اٹکی ہوئی تھی اس لیے جانچتی نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔جبکہ شایان بیڈ پر رکھے ہوئے اپنے کرتے کے بٹن کھول رہا تھا۔شاید وہ شاور لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"او' میری دوسری امی میں بلکل ٹھیک ہوں۔ اور اب نا مجھے تیار ہونا ہے۔ تو پلیس جاؤ یہاں سے تم جاؤ' جاؤ"۔ شایان اس کی بات پر پلٹا اور کچھ سوچ کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے شرارتی انداز میں اس دھکیل کر کمرے سے باہر نکالتے ہوئے بولا۔

پھر اسے کمرے سے باہر نکال کر دروازہ بند کر کے پلٹ کر ایک گہری سانس اپنے اندر اتار کر سست قدموں سے بیڈ کی جانب بڑھا پھر اس پر سے اپنا کرتا اٹھاتا ہوا واش روم کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ دوسری طرف تسمیہ ارے 'ارے کرتی ہی رہ گئی۔ پھر اپنے دماغ میں گردش کرتے سوال کو بعد میں پوچھنے کی غرض سے جھٹکتے ہوئے نیچے کی جانب بڑھ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

یہ منظر ایک فیکٹری کے اندر کا تھا جہاں ہم آپ کو لائے ہیں۔ فیکٹری میں ہر ورکر آپ کو اپنے کام میں انتہائی محنت کے ساتھ کام کرتے ہوئے مصروف نظر آئے گا۔

کوئی کچھ کرر ہا تھا تو کوئی کچھ ماحول میں مشینوں کی آوازیں بھی گونجتی ہوئی سنائی دے گی۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کے وہاں کا کام ابھی تک جاری وساری تھا۔

فیکٹری کے اندر ہی ایک شخص آپ کو کرسی پر براجمان نظر آئے گا اس کے ہاتھ میں دو تین فائل تھی جن کو وہ نجانے کب سے دیکھ رہا تھا۔اس کے پاس ایک پینٹ کوٹ میں ملبوس شخص ہاتھ باندھے اپنے بوس پر نگاہ گاڑے کھڑا تھا۔چہرے پر خوف کے آسار رونما ہورہے تھے۔ تبھی ہی اس فیکٹری کے بلند ہوتی مشینی اور انسانوں کی آوازوں میں اس شخص کی آواز شامل ہوئی شاید وہ انتہائی غصے میں تھا۔

تبھی اس کی غصے سے بلند آواز پر وہاں کا ہر ورکر اپنے کام کو کرتے ہوئے ترک کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چل کیا رہا ہے یہاں۔ورکرز اتنی سست روی سے کام کیوں کر رہے ہیں۔کہ اب تک کلائنٹ کا آوڈر ہی مکمل نہیں ہوا؟؟"۔وہ غصے سے وہاں کھڑے مینیجر کو گھورتے ہوئے بولا تھا۔اس کی آواز اتنی بلند تھی کے وہاں کھڑا ہر ورکر اپنا کام چھوڑ چکا تھا۔اور اپنے کان اس آواز کی سمت لگا دیے تھے جو یقیناً ان کے مالک کی تھی۔

"سر کل تک آوڈر مکمل ہو جائے گا۔اور پرسوں تک ڈسپیچ ہو کر یہاں سے روانہ بھی کر دیا جائے گا۔ہم نے کلائنٹ سے بات کر لی تھی۔ویسے بھی آج اتوار تھا تو کچھ ورکرز نے آج چھٹی کی ہے ورنہ آج ہی کام پورا ہو جاتا"۔اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہوا مینیجر شرمندگی سے بولا تھا۔جو یقیناً اس فیکٹری کے ورکرز کو ڈیل کرتا تھا۔اسے ہر گز بھی یہ اندازہ نہیں تھا کے آریان سر آج چھٹی کے دن یہاں کے راؤنڈ پر آ جائے گے۔اور ان کے آنے سے تو اب اسکا حلق تک سوکھنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ورکرز نے چھٹی کس خوشی میں کی ہے؟؟ کیا ان کو سیلری وقت پر فراہم نہیں کی جاتی؟؟"۔ آریان نے غصے سے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"جی سر وقت پر ہی دی جاتی ہے"۔ مینیجر دبی ہوئی آواز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب آپ کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے قریشی صاحب۔ اگر آپ ہر ورکر سے وقت کی پابندی کے ساتھ کام کروا سکتے ہیں تو ٹھیک۔ ورنہ مجھے اپنی ڈیسک پر کل اپنا

استعفاء دے دیجیئے گا بڑی مہربانی ہو گی آپ کی!!"۔آریان سختی سے صاف گوئی سے بولا تھا۔اسے وقت کی پابندی پر کام کرنے والے لوگ پسند تھے۔

"معذرت چاہتا ہوں سر آئندہ آپ کو بلکل شکایت کا موقع نہیں ملے گا"۔وہ مینیجر اپنی نوکری کو بچانے کے خاطر شرمندگی سے معذرت خواہ انداز میں گویا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔اور یاد رکھیئے گا اگر آئندہ ایسی لاپرواہی نظر آئی مجھے۔تو آپ کو آفس آکر استیعفاء دینے کے لیے بھی نہیں آنا پڑے گا ریز کنیشن لیٹر خود آپ کے گھر پر پہنچا دیا جائے گا سمجھے آپ"۔آریان وارن کرتا ہوا اس کرسی سے اٹھا تھا اور بلیک

www.novelsclubb.com

کوٹ کا بٹن لگاتا ہوا اپنے قدموں کو فیکٹری سے باہر کی جانب بڑھایا تھا۔ کیونکہ اسے ابھی گھر جا کر چینج بھی کرنا تھا اور صوفیان کی انگیجمنٹ پر بھی پہنچنا تھا۔ وہ کافی تھکا ہوا تھا اور نہیں جانا چاہتا تھا لیکن صوفیان اپنی باتوں سے اسے آنے کے لیے مجبور کر چکا تھا۔

تبھی ہی وہ فیکٹری سے باہر نکل کر اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں ٹائم دیکھتا جو اس وقت رات کے آٹھ بجا رہی تھی وہ گاڑی میں جا بیٹھا۔ چونکہ وہ آج اپنے ڈرائیور کو ساتھ لے آیا تھا۔ اس لیے گاڑی کی پچھلی نشست سنبھال چکا گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی گاڑی ہواہوں سے باتیں کرنے لگی تھی۔

****
*

مصطفیٰ مینشن اس وقت مسنوہی بتیوں سے اجاگر تھا۔ گارڈن سے ہوتے ہوئے
اندر لاؤنج کا دروازہ پار کرے تو تو آپ کو لاؤنج میں ڈائنگ ایریا میں سائیں بابا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کھانے کی میز پر رکھی دائیں جانب والی کرسی پر بیٹھے ہوئے کسی کا انتظار کرتے دیکھائی دے گے۔ جب کے ایک عدد ملازم کیچن سے ڈائنگ ٹیبل پر کھانے سجانے میں مگن نظر آرہا تھا۔ سائیں بابا کرسی پر بیٹھے بار بار لاؤنج کے اندر آنے والے دروازے پر نگاہ ڈال رہے تھے۔ وہ پیچھلے دس منٹ سے یہ کروائی انجام دے رہے تھے۔ ابھی وہ ملازم جو میز پر انوا اقسام کے کھانے سجا رہا تھا۔ کھانے کی میز مکمل طور پر سجاتے ہوئے میز کو آخری جائزہ لیتی نگاہ سے دیکھتا اندر کیچن کی جانب بڑھنے لگا۔

ابھی ملازم کیچن کی طرف بڑھا ہی تھا کے لاؤنج کے دروازے سے اندر آتے آریان جو ہاتھ میں پکڑے ہوئے بریف کیس کو تھامے اوپر جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ بغیر ادھر ادھر نگاہیں دوڑائیں۔ ڈائنگ ایریا میں میز پر بیٹھے سائیں بابا کی آواز پر اس کے قدم تھمے اور وہ پلٹ کر ان کی جانب بڑھا۔

"آریان بابا کھانا لگ گیا ہے۔ آپ فریش ہو کر جلدی سے آجائے"۔ سائیں بابا نے اسے لاؤنج سے گزرتے ہوئے اوپری منزل پر جاتے ہوئے دیکھ کر پکارا۔ اپنی بات کہنے کے بعد سائیں بابا نے اسے اوپر جانے کے بجائے اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔

"نہیں وہ کیا ہے نا ایک اسکول میٹ نے اپنی انگیجمنٹ میں بولیا ہے۔ تو آپ کھانا کھا لیں سائیں بابا۔ اس لیے میں تیار ہونے جارہا ہوں"۔ آریان ان کی جانب بڑھ کر سنجیدگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا پر میں تو آپکا انتظار کب سے کر رہا تھا۔اور آریان بابا آپ تو ایسی شادی بیاں جیسی جگہوں پر نہیں جاتے پھر کیوں ؟؟"۔سائیں بابا اس کی بات سن کر بے ساختگی سے پوچھنے لگے۔

"مجبوری ہے۔کچھ لوگ دوست نا ہو کر بھی آپ کو جان جاتے ہیں۔بس وہ میری نیچر سے واقف ہے تبھی۔میری نیچر پر بات رکھتے ہوئے وہ مجھے مجبور کر گیا"۔

آریان نے ان کی جانب دیکھتے ہوئے سنجیدہ تاثر قائم کیا۔ہسنا تو جیسے اس نے سیکھا ہی نہیں تھا۔ہمیشہ سنجیدہ ہی تاثر اس کے چہرے پر قابض ہوتا تھا۔

"میں سمجھا نہیں آریان بابا آپ کی بات"۔سائیں بابا نے ناسمجھی سے سوال کیا کیونکہ انھیں واقعی اس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"کوئی بات نہیں آپ کھانا کھائے میں تیار ہونے جارہا ہوں۔ویسے بھی کافی دیر ہوگئی ہے"۔آریان نے ہاتھ میں پہنی گھڑی کو ایک نظر دیکھتے ہوئے بات کو ٹالا پھر اوپری منزل کی جانب بڑھ گیا۔پیچھے سائیں بابا بھی سر کو خم کرتے ڈائنگ ٹیبل کی طرف بڑھے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

**

قصر اسماعیل میں بیرونی بتیاں اس وقت بجھادی گئی تھی۔قریب رات دس بجے کا وقت تھا۔جب گھر کے سارے ملازم اپنے اپنے کاموں سے فراغت پاکر اپنے اپنے کوٹروں میں چلے گئے تھے۔صرف ایک ملازم کیچن سے نکل کر ہاتھ میں ایک

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چائے کے کپ کی ٹرے سجائے ہال سے ہوتے ہوئے اوپری منزل کی سیڑھیاں عبور کرنے لگی۔دوسری منزل پر پہنچ کر اب اس کے قدم میرال کے کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے دیکھتے ہی دیکھتے وہ پل بھر بعد میرال کے کمرے میں قدم رکھتی ہے۔جہاں اسے میرال ہمیشہ کی طرح پینٹنگ بنانے میں مصروف ہونے کے بجائے تیار ہوتی دیکھائی دیتی ہے۔وہ دروازے کو ناک کرکے اندر جانے کی اجازت ملنے کا انتظار کرنے لگی۔ابھی اسے دو پل ہی گزرے ہونگے۔

www.novelsclubb.com

کے میرال جو اس وقت کسی ضروری کام سے جانے کے لیے آئینہ کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔دروازے کی دستک پر پلٹ کر دیکھتی ہے جہاں اسے راضیہ ہاتھ میں ٹرے پکڑے نظر آتی ہے۔اور اسے دیکھ کر وہ اسے اندر آنے کی اجازت دیتی ہے جس پر نوکرانی راضیہ کمرے کے اندر قدم رکھتی ہے۔اور ہاتھ میں پکڑی

ہوئی ٹرے کو کمرے میں موجود چھوٹی سی ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔ پھر میرال کو اس وقت تیار ہوتے دیکھ بے اختیار پوچھنے لگی۔

"میرال بی بی آپ کہی جا رہی ہے کیا؟؟ میں تو آپ کی گرین ٹی لے کر آئی تھی"۔

'ہاں ایک ضروری کام سے جانا ہے"۔ میرال لاپرواٸی سے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے پرفیوم کو خود پر چھڑکتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن اس وقت بی بی جی ؟؟؟"۔ راضیہ نے کمرے میں لگی گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں کیونکہ جہاں مجھے جانا ہے آج۔ اس جگہ کا اسی وقت کا نمبر ملا ہے۔ تو ابھی جانا ضروری ہے راضیہ "۔ میرال نے بالوں میں کنگھا پھیرتے ہوئے سرسری سا بتایا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب اس گرین ٹی کا کیا کروں میں؟؟"۔راضیہ اسے جلدی میں دیکھ افسوس سے ٹیبل پر رکھے کپ کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔

"تم پی لو"۔میرال نے اتنا کہا اور کہہ کر اپنی بیگ بیڈ سے اٹھاتی کمرے سے باہر کی طرف بڑھنے لگی۔ تبھی ہی راضیہ کے سوال پر اس کے قدم تھم گئے۔

www.novelsclubb.com

"اور بی بی جی آپ اپنا نیا موبائل تو لے کر جا رہی ہے نا؟؟ کیونکہ آپ کا پرانا والا جو خراب ہو گیا۔ہو سکتا ہے آپ کو موبائل کی ضرورت پڑھے وہاں جہاں آپ جا رہی ہے"۔راضیہ یاد دلانے والے انداز میں گویا ہوئی۔

کیونکہ آج ہی اسے سختی سے اسماعیل ملک صاحب کی طرف سے آڈر ملا تھا کے میرال جہاں بھی اب جائے تو گارڈز کے ساتھ ساتھ اپنا موبائل بھی اپنے ساتھ لے کر جائے۔ کیونکہ کل اس کے اچانک فون بند ہو جانے پر وہ گھبرا گئے تھے۔ اسی لیے آج شام ہی انھوں نے یہ الرٹ جاری کر دیا تھا۔ خصوصی طور پر راضیہ پے۔

اسی لیے وہ اچانک سے یاد آنے پر پوچھنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ابھی اس میں 'میں نے اپنی سم نہیں لگائی ہے۔ آکر لگا لونگی۔ ویسے بھی موبائل کی زیادہ خاص ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ میں جلدی آجاؤ گی۔ وہ پلٹ کر جواب دیتی کمرے سے نکلتی چلی گئی تھی۔

جبکہ راضیہ کے کہنے پر ایک پل کو اسے کل والا واقعہ یاد آیا تھا جس پر وہ ہلکا سا گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی لیکن اگلے ہی پل وہ خود کو مضبوط کرتے ہوئے اپنے کمرے سے نکل کر نیچے ہال سے ہوتے کار پورج کی جانب چلی آئی تھی۔ کیونکہ آج وہ جہاں جانا چاہتی تھی۔ وہاں جانا اس کا لازمی تھا۔ تبھی ہی وہ اپنے ماضی کے پنوں کو کھولنے میں کامیاب ہو سکتی تھی ورنہ نہیں۔ اور اپنے خواب میں چھپے راز کو جان سکتی تھی۔ جبکہ دوسری طرف راضیہ گرین ٹی کی ٹرے کو اٹھاتے ہوئے نیچے کی جانب چل پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

**

جہاں آسمان پر چھائے بادل برسنے کو بے تاب دیکھائی دے رہے تھے۔ وہی مرزا ہاؤس میں اس وقت مہمانوں نے گھر کے گارڈن کو پورے طریقے سے گھیرا ہوا تھا۔ چھوٹا سا گارڈن جو اس وقت خوبصورت ڈیکوریشن پیس سے ڈیکور کیا گیا تھا۔ اس وقت کافی ساری تعداد میں مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ گارڈن میں جگہ با جگہ

www.novelsclubb.com

کرسیاں اور ٹیبل لگیں ہوئی تھی۔ جس پر وہاں آئے ہوئے مہمان آرام دہ حالت میں بیٹھے ہوئے فنکشن کو انجوائے کر رہے تھے۔ وہاں بنے چھوٹے سے اسٹیج کی حالت اب غیر ہونے لگی تھی۔ کیونکہ کچھ دیر پہلے صوفیان اور زینا کی انگیجمنٹ ہو کر چکی تھی۔ اسی اسٹیج پر آپ کو صوفیان اور زینا لوگوں کی نگاہ کا مرکز بنے ہوئے نظر آئے گے۔

پاس ہی ایک ٹیبل پر عنایہ اور تسمیہ باتوں میں مگن تھی۔ عنایہ کے بلکل ٹھیک پیچھے شایان اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا باتوں میں مصروف ہونے کے باوجود بھی بار بار عنایہ کی جانب بھی نگاہ ڈال رہا تھا۔ جس سے عنایہ یکسر انجان تھی۔ کیونکہ اس کی نگاہ تو چند پل پہلے مانو جیسے پلٹ کر واپس آنا ہی بھول گئی تھی اس جگہ سے جہاں

سے وہ اندر کی طرف بڑھ رہا تھا۔اس کو دیکھتے ہوئے وہ بلاارادہ ہی اپنی جگہ سے کھڑی ہوتے ہوئے بڑبڑائی تھی۔

"آریان اور یہاں" وہ بے یقینی سے بڑبڑائی تھی۔اس کی بڑبڑاہٹ پاس بیٹھی تسمیہ نے بھی سنی تھی۔اور عنایہ کی نظروں کے تعاقب کی جانب بے اختیار وہاں دیکھا تھا۔اس کو اندر کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ اور کسی کو تلاش کرتے ہوئے دیکھ۔ عنایہ خوش ہوتے ہوئے اس کی طرف بڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ جوابھی ابھی پہنچ پایا تھا۔اور اسی لوکیشن پر آیا تھا جو صوفیان نے اسے بھیجی تھی۔
تو ادھر ادھر نگاہیں دوڑائیں صوفیان کو تلاش کرنے لگا۔چند ہی پل تلاش کرنے
کے بعد اسے صوفیان اس گارڈن کے اسٹیج پر بیٹھا ہوا ایک لڑکی کے ساتھ کسی بات
پر مسکراتے ہوئے نظر آیا۔جو یقیناً اس کی ہونے والی بیوی تھی۔ہاتھ میں بکے
پکڑے ہوئے وہ تھوڑا کنفیوز ہوتا ہوا سٹیج کے اوپر چڑھا کیونکہ وہ تو بزنس پارٹیوں
میں بھی کم سے کم جاتا تھا۔پھر یہ تو ایک گھریلو فنکشن تھا جس میں وہ پہلی دفعہ آیا
تھا۔عنایہ اس کو سٹیج کی طرف بڑھتے دیکھ رک کر وہی کھڑے ہو کر اسکا انتظار
کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ تسمیہ کی نگاہیں جو ایک بار اس کی جانب اٹھی تھی تو ہٹنا بھول چکی تھی۔ تبھی وہ بغیر نگاہ ہٹائے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔ جس کے بارے میں نجانے کیوں وہ آج صوفیان سے اتنا کچھ معلوم کر چکی تھی۔ اسٹیج پر چڑھ کر وہ صوفیان کی توجہ حاصل کر گیا تھا۔ تبھی اسے دیکھ کر صوفیان جواب ناامید ہونے لگا تھا اس کے آنے کے بارے میں اسے دیکھ کر خوشگوار سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کے ہاتھ سے بکے لیتے ہوئے بغل گیر ہوا تھا۔ پھر ایک دو باتوں کے بعد آریان اسٹیج سے نیچے آگیا تھا۔ جبکہ صوفیان زینا کو کچھ دیر اور ٹائم دینے کے بعد آریان کے ہی پاس جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ جو اسٹیج سے اتر کر دو چار قدم چلتا ہوا ایک ٹیبل پر آکر بیٹھ گیا تھا صرف وقت گزارنے کے لیے۔ عنایہ جو اس کے اسٹیج سے اتر کر آنے کے انتظار میں تھی۔ اس کے آتے ہی ایک ٹیبل پر جا کر بیٹھنے پر وہ اسی ٹیبل کی طرف چلی آئی تھی۔ اور بیٹھتے

ہی پوچھنے لگی۔ شایان جوہر تھوڑی دیر بعد عنایہ پر نگاہ ڈال رہا تھا۔ عنایہ کو اس جگہ ناپا کر جہاں وہ کچھ دیر لمحے پہلے بیٹھی ہوئی تھی۔ قدرے بے سکون ہوا پھر اس کی تلاش میں اپنی نگاہیں گارڈن کے چاروں اطراف دوڑائیں۔ تبھی عنایہ اسے ایک جانے پہچانے شخص کے ساتھ بیٹھی ہوئی دیکھائی دی۔ جس سے وہ بس اس بات کی وجہ سے خار کھاتا تھا کے عنایہ اس سے زیادہ اس شخص کو اہمیت دیتی تھی۔ وہ خاموشی سے اپنی جگہ پر کھڑا عنایہ کو آریان کی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے دیکھنے لگا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا آریان کہ تم یہاں ایک گھریلو فنکشن میں آئے ہو"۔ عنایہ اس ٹیبل پر آریان کے سامنے والی ٹیبل پر براجمان ہوتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے بے یقینی سے بولی۔

"ہاں وہ بس ایسے ہی صوفیان نے اتنا اصرار کیا تو"۔آریان اس کو اچانک سے آکر اپنے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے دیکھ سنجیدگی سے بس اتنا ہی بولا۔اور سرسری طور پر ادھر ادھر نگاہیں دوڑانے لگا۔اس کو ادھر ادھر دیکھتے ہوئے دیکھ عنایہ جو بات کو جاری رکھنا چاہتی تھی۔ایک نظر اسٹیج پر ڈالتے ہوئے پھر سے کہنے لگی۔

"ویسے تم تھوڑا جلدی آتے تو انگیجمنٹ کو مس نہیں کرتے۔ابھی ہی کچھ دیر پہلے صوفیان کی انگیجمنٹ کی رسم ہوئی ہے"۔ایک سال بڑا ہونے کے باوجود بھی عنایہ صوفیان کو صوفیان ہی بولتی تھی۔

"بس آفس گیا تھا تو تبھی دیر ہو گئی"۔آریان نے اس کی بات پر ایک نظر خود بھی اسٹیج پر بیٹھے کپل کو دیکھ کر سرسری انداز میں کہا۔

"تو تم آج بھی آفس گئے تھے ؟؟ جبکہ آج تو اتوار ہے"۔عنایہ بے یقینی سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی۔اس کی نظریں جو اسٹیج پر بیٹھے کپل کو دیکھ رہی تھی۔جو آپس میں مہو گفتگو تھے۔وہاں سے گزرتی ہوئی پھر سے آریان پر آ ٹکی تھی۔دور کھڑا شایان جس تک ان کی آوازیں نہیں پہنچ پا رہی تھی۔اور وہ کب سے کھڑا ضبط

www.novelsclubb.com

کر رہا تھا۔جب اس سے برداشت نہیں ہوا تو اس کے قدم بے اختیار ان کی ٹیبل کی جانب بڑھے تھے۔

"ہاں آج کچھ کام تھا تو اس لیے"۔آریان اسٹیج سے نگاہ ہٹاتے ہوئے اسے دیکھ کر سنجیدہ انداز میں بولا۔ابھی اس سے پہلے ان کے درمیان کوئی اور بات ہوتی کے شایان وہاں چلا آیا۔اس کے آنے پر بیک وقت ان دونوں نے اس کی جانب دیکھا تھا۔جہاں آریان سامنے کھڑے اس چہرے کو دیکھ کر پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا وہی عنایہ کے چہرے پر بے زاریت چھانے لگی تھی۔ان دونوں کو اپنی طرف دیکھتا پا کر شایان آریان کو دیکھ کر گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے میں تم لوگوں کے اسکول میں نہیں پڑھا۔اور نا ہی تم لوگوں کا کلاس میٹ تھا۔اس لیے تمھیں مجھے پہنچانے میں کافی دشواری ہو رہی ہو گی ہے نا آریان مصطفٰی؟؟"۔شایان نے اسے دیکھ کر سوالیہ انداز میں پوچھتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی طرف سلام کی نیت سے بڑھایا تھا جس پر آریان اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا کر مصافحہ کرتے ہوئے واپس سے اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے بولا۔

"تمھیں پہنچانے میں مجھے اب اتنی بھی کوئی دشواری نہیں ہو رہی شایان مرزا سہی کہا نا یہی نام ہے نا تمھارا؟!"۔آریان اپنے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے سنجیدہ تاثر سے بولتا اسے حیران کر گیا تھا۔وہ ایک بار کسی کو دیکھ کر بھول جانے والوں میں سے

نہیں تھا۔اگراس نے کسی کو سالوں پہلے بھی دیکھا ہو گا تو وہ اس شخص کو پہچاننے کا ہنر اپنے اندر رکھتا تھا کیونکہ اس کی یاداشت کافی تیز ہوا کرتی تھی بچپن سے ہی۔

"تم نے مجھے اتنے سالوں بعد دیکھا ہے۔اور اس سے پہلے ہم بس ایک دو بار ہی ملے تھے سرسری طور پر پھر کیسے پہچان لیا؟؟"۔شایان بے یقینی سے پوچھتے ہوئے اس ٹیبل کی تیسری کرسی سنبھال چکا تھا جو عنایہ کے بلکل ساتھ لگی تھی۔اس کی باتوں سے عنایہ کو شایان پر غصہ آنے لگا تھا کیونکہ وہ آریان کے ساتھ مزید باتیں کرنا چاہتی تھی۔اور شایان تھا کے کباب میں ہڈی کی طرح آپہنچا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میری یادداشت اتنی کمزور ہر گز نہیں ہے"۔ آریان کہتے ہوئے کھڑا پھر ان دونوں کی جانب مزید دیکھتے ہوئے بولا۔

"ویل تم لوگ بیٹھوں مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے"۔ اپنی جیب سے موبائل نکالتا وہ ان دونوں کی جانب سرسری انداز میں دیکھتے ہوئے بولا۔ پھر اس ٹیبل کو چھوڑ کر اس جگہ سے نکلتا ہوا گارڈن کے ایسے حصے میں آکر کھڑا ہو گیا جہاں چند ایک مہمان ہی کھڑے تھے۔ پیچھے عنایہ بھی اس ٹیبل سے اٹھ کر اسٹیج کی جانب بڑھ گئی تھی۔ کیونکہ اسے اب اپنا وہاں بیٹھنا بے معنی سا لگ رہا تھا۔ جب کے شایان جو آریان کے جاتے ہی اس سے اس کے راویہ کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا اس کے ایسے جانے پر بس ضبط ہی کرتا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

****

تسمیہ جو کافی دیر سے اپنی ٹیبل پر بیٹھی ہوئی تھی۔اور بلا نظر ہٹائے اپنے سے چند قدم کی دوری پر موجود ٹیبل پر بیٹھے شخص کو دیکھ رہی تھی۔جس کے پاس تھوڑی دیر پہلے عنایہ جا کر بیٹھی تھی۔اور اب عنایہ اس شخص سے ہلکی پھلکی وہ باتیں کر رہی تھی جو اس کو ان سے دور ہونے پر سنائی تو ہر گز نہیں دے رہی تھی۔پر ان کے لبوں کو ہلتا ہوا دیکھ وہ سمجھ گئی تھی کے وہ دونوں ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف ہیں۔

ابھی وہ دونوں ایسے ہی بیٹھے ہوئے تھے۔کے نجانے کہاں سے اس منظر میں اسے

شایان ان کے درمیان نظر آیا۔ جو اس شخص سے ہاتھ ملاتے ہوئے نجانے کیا بولتا ہوا اسے عنایہ کی برابر والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے دیکھائی دیا۔ پھر اسے شایان بھی اس شخص سے ایک دو باتیں کرتے ہوئے نظر آیا جس کو تسمیہ قدرے دور بیٹھے ہوئے ہونے کی وجہ سے سن نہیں پا رہی تھی۔

وہ جو کب سے بیٹھی بلاارادہ ہی اس شخص کو دیکھے جا رہی تھی۔ نجانے اسے کیا ہو رہا تھا کے وہ اس شخص سے اپنی نگاہ ہٹا ہی نہیں پا رہی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ ایسے کیوں کر رہی تھی۔ اسے یہ بھی ڈر تھا کے اس کی یہ چوری کہی کوئی دیکھ نا لے۔ اور اس طرح ایک انجان شخص کو دیکھنے کا غلط مطلب نا لے جائے۔ شایان جب اس ٹیبل پر جا کر بیٹھا تو چند پل بعد وہ خود پر قابو رکھتے ہوئے اس ٹیبل سے نگاہ ہٹا کر موبائل میں مصروف ہونے کے لیے ایسے ہی موبائل اسکرولینگ کرنے لگی

تاکہ اس کی آنکھیں پھر سے اس شخص پر نا جائے۔ ابھی اسے موبائل اسکرولینگ کرتے چند پل گزرے تھے کے ایک بار پھر سے اس کی نظر سامنے کی جانب اٹھی۔ اور وہ شخص اسے ٹیبل سے اٹھتا ہوا وہاں سے گزر کر کسی اور طرف جاتا ہوا دیکھائی دیا۔

اس کو جاتے دیکھ پہلا خیال جو اس کے دل میں آیا وہ یہ تھا کہ "کیا یہ جا رہا ہے"۔ اور یہ خیال ہی اسے اپنی جگہ سے اٹھنے پر ناچاہتے ہوئے بھی مجبور کر گیا۔ اور وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ہوئی چند قدم بڑھتے ہوئے اس شخص کو دیکھنے لگی۔ اس کی نگاہوں نے دور تک اس شخص کا پیچھا کیا۔ پر شاید وہ کہی جا نہیں رہا تھا بلکہ اپنی جگہ تبدیل کر کے گارڈن کے ایک ایسے حصے میں چلا گیا۔ جہاں بہت کم ہی مہمان وغیرہ موجود

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھے۔اور دو تین ٹیبل لگی ہوئی تھی مہمانوں کے لیے۔وہ اکیلاان ٹیبلوں میں سے ایک ٹیبل پر جا کر بیٹھ چکا تھا۔اور اب موبائل فون میں مصروف ہو گیا تھا۔اس کو دوسری جگہ تبدیل کرتے دیکھ تسمیہ کے دل میں سکون اترنے لگاوہ سکون جو اس کے جانے کے احساس سے ناجانے کیوں بے سکونی میں بدلا تھا۔اور اس شخص کو اکیلے ایک ٹیبل پر بیٹھے دیکھ وہ آس پاس نگاہیں دوڑاتے ہوئے کچھ سوچتے ہوئے اس شخص کی طرف بڑھی تھی۔

"اسلام و علیکم "۔تسمیہ اس کی ٹیبل کی طرف بڑھ کر اپنے دھڑکتے دل پر قابو پاتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی۔اسے ڈر تو لگ رہا تھا کے نجانے وہ کیا کر رہی ہے۔پر اس وقت جو اس کے دل میں آرہا تھا وہ 'وہ کر رہی تھی۔

"وعلیکم السلام "۔آریان نے ایک اجنبی لڑکی کو اپنی ٹیبل کے پاس کھڑے دیکھ ناسمجھی سے کہا۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں ؟؟"۔تسمیہ نے اس کے سامنے والی کرسی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اجازت مانگی۔

آریان کہنا تو چاہتا تھا کہ "کس خوشی میں "مگر وہ اخلاقیات نبھانا جانتا تھا اس لیے۔ ایک نظر ادھر ادھر ڈوراتے ہوئے صوفیان کو تلاش کرنا چاہا مگر جب وہ اسے نظر نہیں آیا تو مروت میں بول گیا۔

"جی بیٹھ جائیں"۔وہ سنجیدگی سے بولتا ہوا اس لڑکی کو نظر انداز کرتا موبائل میں مگن ہو گیا۔اجازت ملتے ہی تسمیہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس شخص کی سامنے والی کرسی سنبھال چکی تھی۔پھر اس شخص کو موبائل میں مگن دیکھ بولی۔

"ویسے مجھے لگتا ہے آپ صوفیان بھائی کے دوست یا کلاس میٹ ہیں"۔تسمیہ اسکا سر تا پیر جائزہ لیتے ہوئے بولی۔کیونکہ اتنی قریب سے تو وہ اب اس کو دیکھ رہی تھی۔دور سے تو وہ اس کو کھڑوس اور مغرور سا لگا تھا۔پر نزدیک سے تو وہ اسے زرہ برابر بھی کھڑوس نہیں لگ رہا تھا اس لیے وہ بے تکلفی سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی ہاں"۔آریان بغیر نگاہ ہٹائے سرسری انداز میں بولا۔اپنے سوال کیے جانے پر تسمیہ اس سے اس جواب کی توقع ہر گز نہیں کر رہی تھی۔اسے تو لگ رہا تھا کے وہ اپنے اسکول یا صوفیان سے اس کی دوستی کے چرچے سنائے گا۔کچھ تو سنائے گا۔مگر نہیں آریان کے سرسری جواب پر وہ جی بھر کر بدمزا ہوئی تھی۔اس کو جواب دے کر وہ اسے پھر سے فون میں مصروف ہوتا دیکھ بات کو جاری رکھتے ہوئے کہنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کچھ ڈرنکس وغیرہ لینگے؟؟"۔تسمیہ اسے دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی۔نگاہیں مستقل طور پر اس شخص پر ٹکی تھی۔

"نہیں شکریہ۔اب آپ جاسکتی ہیں میرے خیال سے"۔آریان اس کو دیکھ کو سنجیدگی سے بولا۔اس کی بات پر تسمیہ کھسیانی سی ہنسی ہنستے ہوئے کھڑی ہوئی۔ابھی وہ یہاں سے جاتی کے صوفیان وہاں چلا آیا۔اور یہاں آریان کے ساتھ تسمیہ کو کھڑے دیکھ بے اختیار مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا ہو رہا ہے یہاں"۔ صوفیان ایک نظر آریان کو دیکھ کر تسمیہ کی جانب دیکھ کر پوچھنے لگا۔ ابھی تسمیہ جو یہاں سے جانے کے لیے پر تول رہی تھی صوفیان کے وہاں آنے پر اور پوچھنے پر کنفیوز ہوتی خود ہی بول پڑی۔ جبکہ آریان صوفیان کے آنے پر موبائل کو جیب میں ڈال چکا تھا۔

"وہ میں بس آپ کے دوست کو کمپنی دے رہی تھی بھائی"۔ تسمیہ مسکراتے ہوئے آریان کو ایک نظر دیکھ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"وہ کمپنی جو میں نے ان سے مانگی بھی نہیں تھی"۔آریان اس کی بات پر سنجیدگی سے بے تاثر لہجے میں دھیرے سے گویا ہوتا تسمیہ کو شرمندہ کر گیا تھا۔تسمیہ کی مسکراہٹ اس کی بات پر سمیٹی تھی۔اسے آریان سے اس بات کی توقع نہیں تھی تبھی ہی صوفیان کے سامنے اپنے آپ کو نارمل رکھتے ہوئے کہنے لگی۔اس کا انداز اس طرح سے تھا کے صوفیان کچھ غلط نا سمجھے۔

"اب آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں"۔تسمیہ نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو آپ شرمندہ ہو جائے"۔ آریان جتاتے والے انداز میں بغیر اسے دیکھے بولا تھا۔ نظر بس صوفیان کو دیکھ رہی تھی۔ جو خاموشی سے کھڑا بس ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی بات پر تو گویا تسمیہ کو اپنا وجود ان دونوں کے سامنے قدرے چھوٹا محسوس ہوا تھا۔ وہ شخص اس کی بے عزتی کر رہا تھا۔ ابھی وہ یہاں سے فوری طور پر جاتی ہے صوفیان جیسے اب ساری بات سمجھ آنے لگی تھی۔ آریان کی اس بات پر تسمیہ کو گھورتے ہوئے بولا۔

"اچھا اب تم جاؤ یہاں سے ماما بلا رہی تھی تمھیں"۔ صوفیان نے سنجیدگی سے گھور کا کہا۔ اس کی بات پر تسمیہ جس کی آنکھوں میں اب آنسو آنے لگے تھے۔ وہ ایک نظر اس سنگ دل شخص کو دیکھ کر وہاں سے چلی گئی۔ جس نے زرہ اس کی بات کا

www.novelsclubb.com

بھرم بھی نہیں رکھا تھا۔ جبکہ صوفیان اس کے جاتے ہی کرسی سنبھال چکا تھا۔ اس کو بیٹھتے دیکھ آریان کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

"اچھا میں چلتا ہوں کافی دیر ہوگئی ہے"۔ وہ بظاہر ہر بات سے لاپرواہ بنے بے تاثر لہجے میں بولا۔ اس کی بات پر صوفیان اپنا پہلو بدل کر کھڑا ہوا اور اس کی بات پر ٹوکتے ہوئے التجائی انداز میں گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ارے ایسے کیسے۔ بس ابھی کھانے لگنے والا ہے یار کھانا کھا کر جانا۔ تم ایسے نہیں جا سکتے ویسے بھی کافی دیر سے آئے ہو۔ اب میں تمھیں ایسے جانے نہیں دے سکتا

"۔صوفیان نے اس کو ہاتھ پکڑ کر واپس کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔اس کی بات پر آریان جواب یہاں خود کو مس فٹ محسوس کر رہا تھا۔اور اب جلد سے جلد یہاں سے جانا چاہتا تھا۔صوفیان کی بات پر اس کی بات کو ٹال نہیں سکا۔اور ہامی بھرتا ہوا اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں ٹائم دیکھتا واپس اپنی کرسی سنبھال چکا تھا۔اور اب صوفیان اس سے ہلکی پھلکی خوشگوار سی گفتگو کرنے لگا۔جس کو وہ بڑی ہی بے زاری کے ساتھ سنے لگا۔

****

www.novelsclubb.com

گاڑی سڑکوں پر رواں دواں تھی۔اور وہ گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھی گلاس وال سے باہر دیکھ رہی تھی۔اسے بار بار اس بات کا ڈر لگ رہا تھا کے کہی وہ حملہ وار آج بھی اس پر حملہ کرنے نا آجائے۔اس واقعہ کے بعد اسے اپنا آپ بہت کمزور محسوس ہونے لگا تھا۔پر آج جہاں وہ جانا چاہتی تھی وہاں جانا اس کا لازمی بھی تھا۔ تبھی وہ خود کی جان پر خطرہ لے کر بس ایک ڈرائیور کے ساتھ وہاں جا رہی تھی۔گاڑی اسلام آباد کی مختلف سڑکوں سے دوڑ رہی تھی۔وہ ایک بار پھر گلاس وال سے باہر کی جانب دیکھنے لگی۔جہاں اس وقت سڑکوں پر ٹریفک کم ہی دیکھائی دے رہا تھا۔ کیونکہ اس وقت نجانے کیا وقت ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ نجانے کب سے باہر دیکھ رہی تھی۔کے گاڑی ایک مقام پر جا کر رکی۔اور آگے بیٹھے ڈرائیور نے بیک ویو مرر سے اسے دیکھ کر سوال کیا۔

"اب کہاں جانا ہے میم اس سے آگے؟؟" ڈرائیور نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے ہوچھا کیونکہ آگے ایک بند گلی جا رہی تھی۔اس کی بات پر میرال نے باہر کی جانب نگاہ کی جہاں ایک بڑا سا بورڈ لگا ہوا نظر آرہا تھا اور اس پر ایک نشان تھا جو اندر گلی کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔اس بورڈ کی سمت دیکھتے ہوئے میرال خود سے بولی۔

"اندر ہی ہے وہ کلینک شاید"۔وہ خود سے بولتی گاڑی سے اتری اور آگے بیٹھے ڈرائیور کی جانب بڑھتے ہوئے اس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ایک کام کرو اب تم یہی سے گھر چلے جاؤ اس سے آگے میں خود چلی جاؤں گی"۔

"ایسے کیسے میڈم میں آپ کو آگے تک چھوڑ دونگا۔اور پھر آپ گھر کیسے آئے گی اگر میں یہاں سے چلا گیا تو"۔ڈرائیور اس کی غیر متوقع بات پر نا سمجھی سے بولا۔ کیونکہ اسے ڈر تھا کے اگر وہ چلا گیا اور یہ بات بڑے صاحب کو پتا لگ گئی تو اس کی نوکری چلی جائے گی یقیناً۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔میں یہاں سے چلی جاؤ گی۔اور کیب لے کر واپس آجاؤ گی"۔میرال سامنے گلی کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔کیونکہ اسے دیر ہو رہی تھی اور یہ ڈرائیور مزید دیر کر رہا تھا۔وہ ہرگز بھی ایسے یہاں روک نہیں سکتی تھی۔کیونکہ وہ ہرگز بھی نہیں چاہتی تھی۔کے وہ کیا کرنے آئی ہے اس بات کی بھنک بابا کو ذرا سی بھی پڑے۔

"لیکن میڈم"۔ڈرائیور نے اپنی سی آخری کوشش کی۔

"سمجھ نہیں آرہی ایک بات۔جتنا کہا جائے اتنا کرو۔اور جاؤ یہاں سے۔اور گھر جاکر کسی کو بھی یہ بات مت بتانا آئی سمجھ"۔وہ اس کے باضد رہنے پر سختی سے بولی۔اس کی بات پر ڈرائیور ہامی بھرتے ہوئے ناچاہتے ہوئے بھی گاڑی اسٹارٹ کرتا ہوا وہاں سے جا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جب کے وہ دور تک اسے جاتا ہوا دیکھنے کے بعد کافی حد تک مطمئن ہوتی سامنے لگے بورڈ کو دیکھتے ہوئے اندر گلی کی جانب بڑھنے لگی تھی۔اسے آج ہر حال میں اپنے خواب پر سے پردہ اٹھوانا تھا۔اور اس کے لیے وہ کسی بھی قسم کا رسک لے سکتی تھی۔جیسا کے وہ لے چکی تھی۔ڈرائیور کو بھیج کر اور گارڈز کی گاڑی کو ساتھ نالا کر۔

www.novelsclubb.com

****

یہ منظر ایک کلینک کے اندر کا تھا۔ جہاں اس وقت خاموشی کا راج قائم تھا۔ کلینک میں دو کیبن روم کمرے بنے ہوئے تھے۔ دائیں جانب والے کمرے کا دروازہ آپ کو باہر سے بند دیکھائی دے گا۔ جب کے اس کے برابر والے کمرے کا دروازہ آدھ کھلا تھا۔ اس کمرے کے اندر نگاہ ڈالے آپ تو کمرا خاصہ روشن نظر آئے گا۔ کمرا چھوٹا ہونے کے باوجود بھی نفاست سے سیٹ تھا۔ کمرے کے بائیں جانب دو صوفے لگے تھے۔ جن کے درمیان میں بڑی سی گول میز رکھی ہوئی تھی۔ پاس ہی ایک چھوٹا سا فریج رکھا تھا۔ دائیں جانب ایک ایزی چیئر کے سامنے ایک سفید رنگ کی ایل سی ڈی نبذ دیکھائی دے رہی تھی۔ ساتھ ایک براؤن رنگ کا صوفہ رکھا ہوا تھا۔ اس کمرے کے درمیان میں ایک بڑی سے ٹیبل بھی تھی۔ جس کے

ساتھ دو مہمان کرسیاں اور ایک سربراہی کرسی تھی۔ سربراہی کرسی پر ڈاکٹری کوٹ لٹکا ہوا نظر آرہا تھا۔

جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کے یہ ایک ڈاکٹر کا کیبن تھا۔ مہمان کرسیوں میں سے ایک کرسی پر آپ کو وہ بے صبری سے کسی کا انتظار کرتے ہوئے نظر آئے گی۔ وہ بار بار سامنے دیوار پر لگی گھڑی کو دیکھتی ہوئے داخلی دروازے کی جانب بھی دیکھ رہی تھی۔ وہ پچھلے پندرہ منٹ سے ڈاکٹر عالم کا انتظار کر رہی تھی۔ مگر ڈاکٹر عالم تھے۔ کہ آکر نہیں دے رہے تھے۔ جبکہ ان کے پیون نے اسے آج کا اسی وقت کا نمبر دیا تھا۔ ابھی وہ ایسے ہی بیٹھی ٹیبل پر رکھے میگزین کو اٹھا کر الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگی تھی۔ کے ڈاکٹر عالم اس کمرے میں داخل ہوئے۔ اور چند قدموں کا فاصلہ عبور

کرتے ہوئے اپنی کرسی سنبھالتے ہوئے معذرت خواہ لہجے میں گویا ہوئے۔ان کو دیکھ کر اس کے چہرے پر جو بیزاریت چھا گئی تھی۔اب وہ ختم ہونے لگی تھی۔

"سوری مس میرال آپ کو کچھ زیادہ ہی انتظار کرنا پڑھ گیا" ڈاکٹر عالم مصنوعی انداز سے بولے۔

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں ڈاکٹر"۔میرال میگزین کو واپس اپنی جگہ پر رکھتے ہوئے دھیمہ سا مسکراتے ہوئے بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ویسے اتنی جلدی میرا نمبر کسی کو ملتا نہیں ہے۔ پر آپ کے جارحانہ انداز سے میرے پیون نے مجھے آگاہ کر دیا تھا۔ تبھی آپ کو مجھے آج کا ہی ٹائم دینا پڑھا"۔ ڈاکٹر عالم ڈیکس پر رکھی اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے جیسے اسے آج نمبر دینے کی وجہ بتانے لگے۔ اسکا مطلب صاف تھا کے اگر وہ اس قدر سختی سے ہتمی انداز میں نہیں بولتی تو شاید آج اس کو نمبر نہیں دیا جاتا بلکہ اسے بھی باقیوں کی طرح انتظار کرنا پڑتا۔

www.novelsclubb.com

"آپ جتنی فیس چارج کرنا چاہے کر سکتے ہیں ڈاکٹر۔ لیکن میں مزید تاخیر برداشت نہیں کر سکتی تھی۔اسی لیے مجھے ہر حال میں آپکا آج کا اپائنٹمنٹ چاہیے تھا تاکہ میں اپنی پریشانی کو ختم کر سکوں"۔ میرال صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سنجیدگی سے انھیں دیکھتے ہوئے بولی۔اس کی بات پر ڈاکٹر عالم جو اس کو اس کے جارحانہ رویے کا احساس دلانا چاہتے تھے۔اس کی بات پر آگے کچھ بول نا سکے۔ کیونکہ انھیں اس لڑکی کی سنجیدگی نے چونکنے پر مجبور کیا تھا۔اور اس کی سیاہ آنکھوں میں ایک عجیب سا ڈر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک قسم کی پریشانی بھی تھی۔اس لیے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے۔

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں مس میرال۔آپ مجھے پہلے اپنا مسلہ بتائے پھر میں پوری کوشش کرونگا کہ آپ کی پریشانی دور کر سکوں"۔ڈاکٹر عالم ذرہ سا آگے کی طرف جھک کر

اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے جوڑتے ہوئے دھیمے لہجے میں اسے تسلی دیتے ہوئے گویا ہوئے۔ان کی بات پر میرال گہری سانس بھرتے ہوئے انھیں سب کچھ بتانے لگی۔ جس سے اسکا خواب والا مسلہ حل ہو سکے۔

****

*

www.novelsclubb.com

"توآپکے خیال میں آپ کے خوابوں کا تعلق آپ کی اپنی زندگی سے جڑا ہے؟؟"

ڈاکٹر عالم کی آواز کمرے کی سماعتوں سے ٹکراتی ہوئی میرال کے کانوں تک پہنچی۔

"جی میرے خیال سے"۔میرال چہرا پر دھیما تاثر لیے فقط اتنا ہی بولی۔

www.novelsclubb.com

"اگر ایسا ہے تو ہو سکتا ہے۔آپ کے ماضی میں کچھ ایسا ہوا ہے۔جو آپ کو یاد نہیں۔لیکن وہ آپ کی یاداشت کے کسی خانے میں آج بھی بند ہے۔تبھی وہ سب آج تک آپ کو خوابوں کے ذریعے نظر آتا رہا ہے"۔ڈاکٹر عالم اپنے تجربے کے

مطابق سوچتے ہوئے بولے۔ جبکہ میرال ان کو سنتے ہوئے ماربل کی زمین پر کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔

"ہو سکتا ہے !!!۔ مگر ڈاکٹر عالم جو سب مجھے خوابوں میں نظر آتا ہے وہ بہت دھندلا سا ہوتا ہے۔ مجھے صاف نظر نہیں آپاتا۔اور جو مجھے دیکھائی دیتا ہے۔ خوابوں میں تو ایسا کچھ مجھے یاد نہیں کہ کبھی ہوا ہو میرے ساتھ کبھی ماضی میں"۔ میرال ناسمجھی سے اپنی نگاہ زمین سے ہٹاتے ہوئے انھیں دیکھتے ہوئے بولی۔ کیونکہ اسے واقعی نہیں سمجھ آرہا تھا۔ کہ اگر اس کے خوابوں کا تعلق ماضی سے ہے تو وہ ماضی اسے یاد کیوں نہیں ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کے خوابوں کا تعلق آپ کے ماضی سے ہو سکتا ہے؟؟"۔ ڈاکٹر عالم اس کی بات پر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگے۔ کیونکہ اس کی باتیں اور اسکا کیس اسے مزید الجھا رہا تھا۔

"میرے خیال سے تو نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو مجھے اس بارے میں کچھ تو یاد ہوتا نا ڈاکٹر؟؟"۔ میرال ان کے سوال پر خود اپنا سوال رکھ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہمہ 'سہی کہہ رہی ہیں یاد تو ہونا چاہیے تھا۔ مگر آپ کو ایسا کچھ یاد نہیں اسکا مطلب صاف ہے مس میرال"۔ ڈاکٹر عالم کڑی سے کڑی کو جوڑ توڑ کرتے ہوئے الجھے سلجھے سے دیکھائی دے رہے تھے۔

کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟"۔ ان کی بات کے جواب میں میرال کو تجسس ہوا۔ تبھی وہ فوری طور پر بولی۔

www.novelsclubb.com

"کہ ہو سکتا ہے آپ کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آیا ہو"۔ ڈاکٹر عالم اپنی سوچ کے مطابق بولتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے اسے مزید الجھا گئے تھے۔

پھر چند قدم کا فاصلہ عبور کر کے کمرے میں موجود ایل سی ڈی کی جانب چلے آئے پھر اس کو اسٹارٹ کر کے۔اس کی جانب دیکھ کر گویا ہوئے۔

"زیادہ نا سوچے اس بارے میں۔آپ کا پہلا سیشن ہم آج ہی کر لیتے ہیں۔اس لیے یہاں آکر پر سکون انداز میں بیٹھ جائیں"۔وہ اس کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولے۔ان کی بات پر میرال جو واقعی ہی کچھ سوچنے میں مگن تھی۔اپنی سیٹ چھوڑ کر کھڑے ہوتے ہوئے غایب دماغ کے ساتھ ڈاکٹر عالم کے سامنے رکھی ایزی چیئر پر آکر بیٹھ گئی۔پھر ڈاکٹر عالم کو ایل سی ڈی سیٹ کرتے دیکھ وہ انھیں دیکھ کر نا سمجھی سے سوال کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"جو سیشن آپ ابھی کرنے جا رہے ہیں۔اس سے ہو گا کیا۔اور ایسے کتنے سیشن آپ کریں گے ڈاکٹر"۔ میرال نے ایل سی ڈی پر گھومتے سفید اور سیاہ رنگ کے سرکل کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔اس سرکل کو دیکھ کر اس کا سر گھومنے لگا تھا۔ تبھی وہ ایک ہاتھ سے اپنے پیشانی دبا رہی تھی ہلکے ہاتھ سے۔ وہ بظاہر تو اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر اس ایزی چیئر پر آ کر بیٹھ گئی تھی۔ مگر اس کا دماغ ابھی بھی ڈاکٹر عالم کی اس حادثے والی بات پر اٹکا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے ہم دو سے تین سیشن کرتے ہیں اپنے ہر پیشنٹ کے ساتھ۔اور اس سے آپ اپنا ماضی اپنی پرانی یادیں دیکھ سکتی ہے۔ جس سے ہو سکتا ہے آپ کو سب صاف صاف نظر آجائے وہ سب بھی جو آپ خواب میں دھندلا سا دیکھتی ہے"۔ڈاکٹر عالم جو سیشن اسٹارٹ کرنے سے پہلے کی کروائی کر رہے تھے۔اس کی بات پر پلٹ کر اسے سمجھانے والے انداز میں بولے۔

"اچھا" میرال ان کی بات کو سمجھتے ہوئے فقط اتنا ہی بول سکی۔ڈاکٹر عالم کی اس بات نے اسے کافی حد تک مطمئن کرنا شروع کر دیا تھا۔اور وہ اب اپنے سیاہ بالوں کو پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے ایزی چیئر پر مکمل طور پر اپنا سر ٹکا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو سیشن اسٹارٹ کرنے سے پہلے میں آپ کو ایک بات بتادوں ہو سکتا ہے۔ آپ اس سیشن کے درمیان پر جو سب دیکھے وہ آپ کے خوابوں سے بھی جڑا ہو۔ اور آپ خوف زدہ بھی ہو جائے اس لیے آپ جو دیکھے کوشش کرنا کے اسے خود پر حاوی نہیں ہونے دے۔ اور پینک مت کریے گا۔ بس جہاں تک ہو سکے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کریے گا۔ ڈاکٹر عالم اس کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اسے کہی طرح کی انسٹرکشن دینے لگے۔ ان کی بات پر میرال ہامی بھرتے ہوئے گردن ہلانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تو چلے ہم شروع کرتے ہیں"۔ اس کو ہامی بھرتے دیکھ وہ بولے تھے۔ کمرے میں اس وقت ساری لائٹس بند کردی گئ تھی بس ایک مدھم سا بلب جل رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میرال سامنے گھومتے اس سرکل کو غور سے دیکھے۔آس پاس کی ہر چیز ہر بات سے غافل ہو کر بس اس سرکل کو دیکھے" کمرے میں ڈاکٹر عالم کے پروفیشنل انداز میں آواز گونجی تھی۔ان کی بات پر میرال نے اپنی سیاہ آنکھیں ایل سی ڈی پر گھومتے اس سرکل پر گاڑدی تھی۔

"دیکھتے رہے۔بس ہر بات سے بے خبر ہو کر پر سکون ہو کر جیسے اور کچھ نہیں ہے کرنے کو بس آپ کو پوری توجہ سے اسے دیکھنا ہے"۔ایک بار پھر کمرے میں انکی آواز گونجتی سنائی دی تھی۔میرال مستقل مزاجی سے اس سرکل کو دیکھ رہی تھی۔ اسے اپنا دماغ بھاری محسوس ہونے لگا تھا۔اس کی آنکھیں بوجھل ہونے لگی تھی۔ مگر پھر بھی وہ مستقل طور پر اس سرکل کو دیکھ رہی تھی۔

میرال کو اپنی آنکھیں بند ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔اور وہ دھیرے دھیرے اپنی آنکھوں کو بند کر گئی۔اس کے سامنے کا منظر بدلنے لگا تھا۔آنکھوں میں سیاہی چھانے لگی تھی۔ تبھی اسے دور سے کسی کے چٹکی بجانے کی آواز سنائی دی۔اور چند پل میں ہی اس کے سامنے کا منظر بند گیا۔اپنی بات کہہ کر چند پل ٹھہر کر اسکا جائزہ لیتے ڈاکٹر عالم چوٹکی بجاتے ہی اسے ہپناٹز کر گئے تھے۔جب انھیں اس بات کا اندازہ ہو گیا کے وہ مکمل طور پر ہپناٹز ہو گئی ہے تو وہ سیشن کو شروع کرتے ہوئے بولے۔

www.novelsclubb.com

"میرال تم مجھے سن سکتی ہو۔ تمھیں میری آواز آ رہی ہے۔ بتاؤ تم اس وقت کہاں موجود ہو"۔ ڈاکٹر عالم اپنے مخصوص انداز میں قدرے بلند آواز میں بولے۔

میرال جس کی آنکھوں کا منظر بدل چکا تھا۔ اب وہاں روشنی تھی۔ کوئی مقام جہاں وہ اس وقت موجود تھی کھڑی ہوئی تھی۔ منظر مکمل طور پر تبدیل ہو گیا تھا۔ اندھیرہ چھٹ چکا تھا۔ اسے دور سے اپنی سماعتوں میں ڈاکٹر عالم کی آواز سنائی دی۔ اس آواز کو سنتے ہوئے وہ بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایک گھر!!! گھر کے لان میں کھڑی ہوئی ہوں اکیلے بلکل اکیلے"۔ میرال کی دھیمی آواز اس کلینک کے کمرے میں گونجی تھی۔

"گھر میں کچھ عجیب ہو رہا ہے کیا میرال۔ دیکھو کیا ہو رہا ہے وہاں" ڈاکٹر عالم اس کے جواب پر بولے تھے۔

"کسی قسم کی آواز 'آوازیں آ رہی ہے"۔ اس کی آواز لڑکھڑا ہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کس کی 'کس کی آوازیں میرال کون ہے وہ لوگ" ڈاکٹر عالم زور دیتے ہوئے پوچھنے لگے۔

"کمرے میں دو لوگ ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں"۔اس کے چہرے پر پسینہ آنے لگا تھا۔وہ نجانے کس منظر کو دیکھ رہی تھی۔کے بتاتے بتاتے اس کے چہرے پر خوف کے سائے لہرانے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم انھیں جانتی ہو؟؟ پہلے کبھی دیکھا ہے بتاؤ میرال خاموش کیوں ہو"۔

"نہیں میں 'میں نہیں جانتی انھیں"۔ دور کہی اس منظر کو دیکھتے ہوئے اسے ایک آواز اسے مسلسل سنائی دے رہی تھی۔(اور وہ آواز یقیناڈاکٹر عالم کی تھی)وہ تو بس اس گھر کے لان میں کھڑی دو لوگوں کو آپس میں لڑتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

"میرال وہ کیوں لڑ رہے ہیں۔بتاؤ میرال کیا نظر آرہا ہے اب تمھیں؟؟"ڈاکٹر عالم کی پر تشویش آواز اس کمرے کی سماعتوں میں گونجی تھی۔منظر اب کچھ تبدیل ہوا تھا اس جگہ کا۔

"ان میں سے ایک شخص غصے سے کھڑا ہوا تھا۔اس کے ہاتھ میں بڑا سا چاقو ہے"۔

وہ ڈرے سہمے ہوئے لہجے میں بولی۔

"پھر 'پھر کیا ہوا میرال 'میرال دیکھو کیا ہوا وہاں"۔ڈاکٹر عالم پھر سے قدرے بلند آواز میں بولے تھے۔

www.novelsclubb.com

"وہ 'وہ"۔اس کی زبان اٹکنے لگی۔

"وہ کیا میرال کیا ہوا وہاں بتاؤ مجھے ؟؟"

"وہ سب کو مار رہا ہے۔وہ انھیں مار دیگا۔مت مارو انھیں۔پلیس مت مارو"۔وہ تیزی سے بلند آواز میں چیخنے چلانے لگی تھی۔کمرے میں اس کی چیخ گونجنے لگ گئی تھی۔وہ بے قابو ہوتے ہوئے چیخ رہی تھی۔نجانے وہ کیا دیکھ رہی تھی۔نجانے وہ کس کا خون ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کون مار رہا ہے انھیں میرال۔ کون ہے وہاں دیکھو۔ کون ہے وہ لوگ دیکھو میرال دیکھو"۔اس کے خوف اور اس کی حالت کو یکسر فراموش کیے ڈاکٹر عالم اس سے سوال جواب کر رہے تھے۔

"نہیں معلوم"۔وہ بے بسی سے بولی تھی۔اس کا پورا جسم خوف کے مارے کانپنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور کیا نظر آ رہا ہے؟؟"ڈاکٹر عالم نے اپنی جانب سے اس سیشن کا آخری سوال کیا تھا۔

"خون سب طرف خون ہی خون ہے۔

"اس نے انھیں مار دیا"

"اب وہ ہماری طرف بڑھ رہا ہے"۔

"میں بھاگ رہی ہوں"۔

www.novelsclubb.com

"وہ مار دے گا۔بچاؤ، بچاؤ"

وہ حد سے زیادہ خوف زدہ ہو چکی تھی۔ تبھی وہ بے اختیار بولتے ہوئے اپنے ناخنوں کو ایزی چیئر کے فورم کے ہتھے میں گاڑ چکی تھی۔اور پھر سے دیوانہ وار چیخنے لگی تھی۔ڈاکٹر عالم نے اب اس سیشن کو اختتام کرنا چاہا تبھی چٹکی بجاتے ہوئے۔وہ دھیمے لہجے میں بولے تھے۔

"پر سکون ہو جاو میرال، پر سکون ہو جاو تم اب اس منظر سے باہر آ رہی ہو دھیرے دھیرے۔ تم آہستہ آہستہ واپس حال میں لوٹ رہی ہو۔ تم بلکل ٹھیک ہو۔ تم سن رہی ہو مجھے تم ٹھیک ہو"۔ڈاکٹر عالم اسے ہپناٹزم سے باہر لاتے ہوئے کہنے لگے۔ ان کی باتوں کے زیر اثر وہ آہستہ آہستہ پر سکون ہوتے ہوئے اپنی آنکھیں کھول گئی تھی۔اس کو خاموش دیکھ وہ خود ہی پوچھنے لگے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم ٹھیک ہو میرال اب"۔ وہ اسکا جائزہ لیتے ہوئے سوال کر گئے۔

"جی"۔ میرال فقط بس اتنا ہی بولی۔ اس کا جواب سن کر ڈاکٹر عالم کھڑے ہوتے ہوئے کمرے میں موجود بڑی سے ٹیبل کی طرف بڑھ گئے۔ اور سر براہی کرسی سنبھالتے ہوئے اسے بھی آکر اپنے سامنے والی کرسی پر بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ ان کے اشارے پر میرال بھی کسی سوچ کو سوچتے ہوئے ان کے سامنے والی مہمان کرسی پر جا بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ ہپناٹزم سے باہر آنے کے بعد بھی وہ ابھی اس منظر میں قید تھی۔ جس کا تعلق حقیقت سے ہوتے ہوئے اس کے ماضی سے جڑا تھا۔ اتنا وہ جان گئی تھی۔ کے جو خواب وہ دیکھتی آرہی تھی اتنے سالوں سے وہ ایک سچی حقیقت تھا جس کا ایک رخ وہ دیکھ چکی تھی۔ اس کو کسی گہری سوچ میں گم دیکھ ڈاکٹر عالم اسے دیکھ کر گویا ہوئے۔

"اتنا مت سوچوں اس بارے میں۔ ابھی بس ایک سیشن ہوا ہے۔ انشاءاللہ آگے سیشن میں اور بھی چیزیں تم پر واضح ہو جائے گی جو کچھ تمھارے خوابوں سے جڑا ہے"۔ ڈاکٹر عالم پروفیشنل انداز میں کہتے ہوئے سربراہی کرسی سے اپنی پشت ٹکا گئے۔ میرال جو کسی گہری سوچ کے زیر اثر تھی۔ ان کی بات پر سامنے دیوار پر لگی

گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے اپنی سوچ کو کچھ دیر کے لیے جھٹکتے ہوئے اپنی کرسی چھوڑ کر یکدم کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

"ہمہ 'انشاءاللہ۔ میں چلتی ہوں۔ ویسے اگلے سیشن کی ڈیٹ کب ہے ڈاکٹر؟؟"

میرال ان کی بات پر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھنے لگی۔ وہ مزید اس ٹاپک پر بات کر لیتی اگر وہ گھڑی میں ٹائم نہیں دیکھتی تو۔

www.novelsclubb.com

اس کے فوری طور پر کھڑے ہو کر جانے پر ڈاکٹر عالم جو سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر ابھی ابھی ریلیکس ہو کر بیٹھے تھے۔ فوری طور پر پھر سے سیدھے ہوتے ہوئے ایک

کارڈ پر اگلے سیشن کا ٹائم لکھنے لگے۔ پھر وہ کارڈ انھوں نے اس کی جانب بڑھایا تھا۔ جس کو وہ تھماتے ہوئے اپنے بیگ میں رکھتے ہوئے ان کی فیس نکال کر ان کی ڈیکس پر رکھ کر باہر کی جانب بڑھتی چلی گئی تھی۔ جبکہ دوسری طرف ڈاکٹر عالم پیسوں کا لفافہ جوان کی فیس کی طور پر وہ رکھ کر گئی تھی۔ اسے اٹھا کر اپنے ٹیبل کی دراز میں ڈالنے لگے تھے۔

****

www.novelsclubb.com

کلینک سے نکل کر وہ چھوٹی سی گلی سے ہوتی ہوئی اسی سڑک پر آ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ جہاں ڈاکٹر عالم کے کلینک کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ جو اس نے آتے ہوئے دیکھا تھا۔ سڑک پر کھڑی وہ کیب بلانے کے لیے اپنے موبائل کی تلاش میں اپنے بیگ میں ہاتھ ڈال کر دیکھنے لگی۔ تبھی چند پل تک بیگ میں موبائل ٹٹولتے ہوئے رہنے کے بعد اسے احساس ہوا کے اس کا پرانا موبائل خراب ہو چکا ہے اور نیا موبائل وہ اپنے ساتھ لائی نہیں تھی۔ بیگ سے ہاتھ واپس نکلتی وہ اپنا ہاتھ ماتھے پر مارتے ہوئے بے اختیار بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"او' شٹ سم نہیں لگے ہونے کی وجہ سے میں موبائل تو اپنے ساتھ لائی ہی نہیں ہوں"۔ وہ قدرے تیز آواز میں خود سے بولی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پھر سڑک پر کھڑے ہو کر اپنی بے وقوفی کا ماتم کرنے کے بجائے وہ کچھ سوچتے ہوئے ٹیکسی کی تلاش میں نگاہیں ادھر ادھر ڈورانے لگی۔ تبھی اسے دور دور تک کہی کوئی ٹیکسی والا یا کیب والا نظر نہیں آیا۔اسی لیے وہ اس سڑک سے گزر کر دوسرے روڈ پر چلی آئی اسے لگا تھا۔کے شاید یہاں کوئی ٹیکسی والا یا کیب والا مل جائے گا۔ مگر نہیں۔یہ سڑک بھی بلکل سنسان ہو رہی تھی۔ نجانے رات کا کونسا پہر تھا۔کے اسلام آباد کی سڑکیں بلکل سنسان پڑی تھی۔ جبکہ اوپر آسمان پر چھائے بادل برسنے کو بیتاب دیکھائی دے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

میرال جو اس سنسان سڑک پر چلتی چلی جا رہی تھی۔بغیر راستے کے نشان دہی کرے۔اسے بس کسی کی مدد چاہیے تھی۔اسے کوئی ٹیکسی نظر آجائے بس۔اسی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیے وہ بس ٹیکسی کی تلاش میں ادھر ادھر نگاہیں دوڑائیں اس سڑک پر چلتی جارہی تھی۔اتنا فاصلہ عبور کرنے کے بعد بھی اسے اس سڑک پر ایک بھی ٹیکسی یا کسی آنے جانے والے کی گاڑی دیکھائی نہیں دی تھی۔کافی دیر ایسے ہی خوار ہونے کے بعد آخر کار اسے اس سڑک پر ایک گاڑی کھڑی نظر آئی تھی۔اور وہ کوئی ٹیکسی یا کیب کی گاڑی نہیں تھی بلکہ عام جام گاڑی تھی۔اس گاڑی جو دیکھتی وہ مدد کے لیے اس گاڑی کی جانب بڑھی جو اس سڑک کے اس سے چند قدم کے فاصلے پر دائیں جانب کھڑی تھی۔اس گاڑی تک پہنچ کر وہ گاڑی کا شیشہ بجاتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ایکسکیوز می مجھے مدد چاہیے۔کیا آپ مجھے میرے اڈریس تک ڈراپ کردینگے؟؟ کیونکہ یہاں کوئی ٹیکسی یا کیب نظر نہیں آرہی"۔وہ گاڑی کے اندر کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔گاڑی کے شیشے بند ہونے کی وجہ سے اسے اندر بیٹھا ہوا شخص نظر نہیں

آیا۔وہ تھکے ہوئے حال کی وجہ سے اس گاڑی والے کی مدد مانگنے آئی تھی۔گاڑی کے اندر جو کوئی بھی تھا۔اپنی گاڑی کے باہر گھڑی ایک اجنبی لڑکی کو دیکھ کر اپنے آگے اور پیچھے بیٹھے لوگوں کو دیکھ کر اشارہ کر کے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے بولا تھا۔

"جہاں بولو گی لے چلے گے میڈم جی"۔گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا شخص گندی نظروں سے اسے دیکھ کر گلا پھاڑ کر مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے شیشا نیچے کرتے ہی بولنے پر میرال کو تو اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا تھا کے وہ کس گاڑی کے لوگوں سے مدد مانگ بیٹھی تھی۔ان لوگوں کی اپنی طرف اٹھتیں

ہوئیں بھوکے کتے جیسی نظروں کو دیکھ کر تو اس کے جسم میں خوف کی سنسنی سی ڈور گئی تھی۔اور وہ فوری طور پر بدک کر دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہنے لگی۔

"نہیں سوری بھائی مجھے کہی نہیں جانا میں خود چلی "۔ابھی وہ بھاگنے کا ارادہ رکھتی تھی کہ ان میں سے ایک نے کھڑکی سے اس کا ہاتھ تیزی سے پکڑ لیا۔وہ چاروں گاڑی کا دروازہ بند کر کے ابھی بھی اندر ہی بیٹھے گلا پھاڑ کر ہنس رہے تھے۔میرال جو وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی ان میں سے ایک کے اپنے ہاتھ پکڑنے پر اپنے ہاتھ کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔جب چندپل کی کوشش کے باوجود بھی اس گھٹیا شخص نے اسکا ہاتھ نہیں چھوڑا تو وہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے سختی سے اپنے دانتوں سے اس کے ہاتھ پر کاٹ گئی تھی۔اور جب تک کاٹتے رہی جب تک اس گھٹیا

www.novelsclubb.com

انسان نے اسکا ہاتھ نہیں چھوڑ دیا۔ وہ شخص اس لڑکی کے کاٹنے پر اپنے ہاتھ کے درد کو محسوس کر کے اسکا ہاتھ چھوڑ چکا تھا۔

اور یہی میرال کو یہاں سے بھاگنے کا موقع ملا اور وہ تیزی سے وہاں سے بھاگنے لگی۔ اس گاڑی میں موجود لڑکے بھی ہاتھ میں آئی مچھلی کو ایسے جانے نہیں دینا چاہتے تھے تبھی غصے سے ایک دوسرے سے کچھ کہتے ہوئے گاڑی کا اسٹارٹ کر کے اسکا پیچھا کرنے لگے۔ میرال جو بغیر پیچھے دیکھے اندھا دھند بھاگ رہی تھی۔ سڑک پر اسے بس اپنی عزت پیاری تھی جس کو محفوظ رکھنے کے لیے وہ ان بھڑیوں سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔ وہ راستہ دیکھے بغیر ایسی جگہ جانا چاہتی جہاں بھلے اسے زیادہ نا نہیں کوئی ایک ہی مددگار مل جائے جو اسے ان لوگوں سے بچا لے۔ وہ سڑک پر

برق رفتاری سے بھاگ رہی تھی۔اس نے بھاگتے بھاگتے ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ان لوگوں کی گاڑی تیزی سے اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔اس نے اپنی اسپیڈ اور تیز کردی تھی اور دل میں اللہ تعالیٰ سے اپنی عزت کی حفاظت مانگنے لگی۔کہ وہ کسی کو تو بھیج دے جو اس کو بچا سکے ان لوگوں سے۔

"تیز چلا گاڑی تیز چلا، وہ لڑکی ہاتھ سے نہیں نکل جائے، بڑا ہی خوبصورت مال ہے"۔ سڑک پر بھاگتی اس واحد گاڑی میں موجود پینسجر سیٹ پر بیٹھے شخص کی آواز گاڑی میں گونجی تھی۔وہ چاروں بھوکے کتوں کی جیسے نظر سے اپنے سے چند قدم دوری پر بھاگتی ہوئی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میرال کے چہرے پر خوف کے سائے لہرانے لگے تھے۔ وہ کب سے ان لوگوں سے بچنے کے خاطر بھاگ رہی تھی۔ مگر نا اسے کوئی مددگار مل رہا تھا۔ نا ہی وگاڑی والے اس کا پیچھا کرنا بند کر رہے تھے۔ وہ اب تھکنے لگی تھی۔ اس لیے اب اسکی رفتار قدرے ہلکی ہونے لگی تھی جیسے ہی اس کی رفتار ہلکی ہوئی وہ گاڑی تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔ اس کو گاڑی کو وہ اپنی طرف بڑھتے دیکھ وہ خوف سے اپنے قدموں کو ایک بار پھر تیزی سے بھاگنے پر مجبور کر رہی تھی۔ ابھی اس سے پہلے کے وہ گاڑی اس کی طرف پہنچتی۔

اسے سامنے سے ایک دوسری گاڑی آتی ہوئی دیکھائی دی وہ اور تیزی سے ایک نظر پیچھے دیکھتے ہوئے جہاں وہ گاڑی ابھی بھی اس کے تعاقب میں تھی۔ سامنے والی گاڑی کی طرف اور تیزی سے بھاگنے لگی۔ اسے ڈر اس بات کا تھا کے سامنے والا اسے نظر انداز کر کے آگے سے نا گزر جائے کیونکہ اتنی مشکل سے تو کوئی اسے اپنی مدد کے لیے آتا ہوا دیکھائی دیا تھا۔ اور اسے وہ ایسے جانے نہیں دے سکتی تھی۔ تبھی وہ تیزی سے اس دوسری گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے اب ہاتھ ہلا ہلا کر گاڑی روکنے کا سگنل دینے لگی تھی۔ اس کے ایسا کرنے پر سامنے گاڑی والا اپنی رفتار کم کرتے کرتے گاڑی کو روک چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب کے میرال اس کی گاڑی کے بلکل عین سامنے کھڑے ہو کر اپنے سے پیچھے کھڑی ان گنڈوں کی گاڑی کو دیکھنے لگی۔ جو اس کے پیچھے لگی ہوئی تھی۔ وہ گاڑی اب رک چکی تھی۔ ان کے نزدیک انھیں اب اپنا مال ہاتھ سے جاتا ہوا نظر آرہا تھا۔ کیونکہ وہ لڑکی اپنی مدد کے لیے بھاگتے بھاگتے ایک گاڑی کو روک چکی تھی۔ اس لیے اب وہ لوگ دور سے سامنے سے آتی ہوئی گاڑی والے کے بغیر اس لڑکی کو لفٹ دیے بغیر جانے کے منتظر تھے۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

**

آریان جو آج صوفیان کی انگیجمنٹ پارٹی میں اتنی دیر ہو جانے کے بعد اب گاڑی کو برق رفتاری سے تیزی سے سڑک پر بھاگا کر گھر پہنچ جانا چاہتا تھا۔اسے سامنے سے ایک لڑکی اپنی گاڑی کی طرف تیزی سے بھاگتے ہوئے دیکھائی دی تھی۔اسے لگ رہا تھا وہ ایسے ہی بھاگ رہی تھی۔اور جب وہ گاڑی روکے گا نہیں تو وہ خود ہی پیچھے ہو جائے گی۔مگر نہیں جیسے جیسے وہ گاڑی کی طرف یا گاڑی اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔آریان اپنی گاڑی کی اسپیڈ کو کم کر چکا تھا۔وہ اپنی گاڑی کو گزار کر نکل جانا چاہتا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا۔ مگر اسے مسلسل اپنی گاڑی کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھ وہ ناچاہتے ہوئے بھی بریک پر پاؤں رکھ چکا تھا۔

اور گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔ اس کے بریک لگانے تک وہ لڑکی جس کا چہرہ اسے سہی طرح سے واضح نہیں ہو پا رہا تھا وہ اس کی گاڑی کے عین سامنے کھڑی تھی۔ اگر وہ تھوڑی سی بھی دیر کرتا یا گاڑی کی اسپیڈ کو پہلے سے ہی کم نا کرتا تو شاید اس لڑکی کو ہٹ لگ جاتی۔ گاڑی کو روک کر وہ ناسمجھی سے اس لڑکی کی طرف دیکھنے لگا کے آخر وہ چاہتی کیا ہے۔ اور ہے کون مگر وہ تو اس کے گاڑی کو روکتے ہی اپنے سے پیچھے ناجانے کس کا دیکھ رہی تھی۔ اس لڑکی کو یوں ہی اپنے سے پیچھے

دیکھتے پا کر آخر کار آریان خود ہی اپنی گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھا تھا۔

"آپکا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا مس، ایسے کون بیچ سڑک پر بھاگتا ہے؟؟"۔وہ باہر نکلتے ہوئے تیزی سے بولا تھا۔ابھی وہ اور بھی کچھ کہتا کے وہ لڑکی جو کھڑے ہو کر پیچھے سڑک پر دیکھ رہی تھی۔ایک جانی پہچانی آواز پر پلٹی تھی۔اور اس کو دیکھ کرنا صرف میرال شوکڈ ہوئی تھی۔بلکہ آریان بھی بے یقینی سے تقریباً چیخا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم، تم یہاں بھی آ گئیں، او'میرے خدایا کیا میں واقعی خواب دیکھ رہا ہوں کیا۔ جو یہ لڑکی ہر جگہ پہنچ جاتی ہے؟؟" آریان قدرے غصے سے خود پر ضبط کرتا ہوا بولا۔ اس کو دیکھ کر تو میرال پیچھے کھڑی گاڑی کو دیکھنا ہی بھول گئی تھی۔ اسے بلکل یقین نہیں آ رہا تھا کے یہ شخص جو ہر وقت اس کے صبر کا امتحان لیتا رہتا تھا۔ اسے ہی آنا تھا اس کی مدد کرنے۔ مگر ابھی وہ بے بس تھی اس لیے آریان کی بات پر اسے الٹا جواب دینے کے بجائے کچھ سوچتے ہوئے اسے دیکھ کر سنجیدگی سے بولی۔

"دیکھو مسٹر آریان مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے پلیس دو منٹ میری بات سن لو" میرال ایک نظر سرسری طور پر پیچھے کھڑی گاڑی کو دیکھتے ہوئے بے تاثر لہجے میں بولی۔ پیچھے کھڑی گاڑی کو دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی۔ کہ وہ آریان کی گاڑی کے گزرنے کا انتظار کر رہے تھے۔ تاکہ پھر سے اس کا پیچھا کر کے اسے پکڑ سکے۔ اس لیے میرال اس وقت اس شخص سے لڑ کر اپنے لیے کوئی خطرہ نہیں اٹھا سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تمھاری کوئی بات نہیں سنی مس ٹینشن ہٹو میرے راستے سے"۔ وہ سنجیدگی سے کہتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگا اس کے بڑھتے ہی دور کھڑی گاڑی کی ہیڈ لائٹ آن کی گئی تھی۔ ابھی آریان اپنی گاڑی کی طرف بڑھ کر دروازہ کھولنے ہی لگا تھا۔ کہ میرال گہری سانس ہوا میں بھرتے ہوئے تیزی سے اس کی طرف بڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم یہاں سے نہیں جا سکتے۔ مجھے لیے بغیر"۔ میرال اس کی گاڑی کے دروازے پر اپنا دائیں ہاتھ بڑھا کر اسے دروازہ کھولنے سے روکتے ہوئے بولی۔ اس نے زندگی

میں کبھی کسی کی اتنی منت نہیں کی تھی۔اور آج وہ اس شخص کی منت کر رہی تھی۔ جس سے اس کی کوئی بھی ملاقات خوشگوار ثابت نہیں ہوئی تھی۔ مگر وہ اس وقت بے بس تھی۔

"میں تمھیں لے کر کیوں جاؤ گا اپنی گاڑی میں جاؤ"۔آریان کے لیے اب اس لڑکی کی باتیں سمجھ سے باہر ہونے لگی تھی۔وہ جب جب اس سے ٹکرایا تھا تب، تب اسے غصہ آنے لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"گاڑی نہیں ہے میرے پاس" میرال نے ایک بار پھر خوف سے پیچھے سڑک پر کھڑی اس گاڑی کو دیکھا تھا جس کی ہیڈلائٹ آن ہو چکی تھی۔ اسے خوف محسوس ہونے لگا تھا کے اگر یہ شخص اسے یہاں چھوڑ گیا تو وہ کیسے ان لوگوں سے بچ کر اپنے گھر پہنچے گی۔

"تو یہ میرا مسلہ نہیں ہے"۔ آریان اس کی بات پر ایک نظر پیچھے سڑک پر دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا تھا۔ اس کی بات پر میرال کچھ نا بول سکی اور دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔ جب کہ وہ تیزی سے اپنی گاڑی میں بیٹھتا۔ گاڑی کو اسٹارٹ کر چکا تھا۔ گاری اب میرال سے دور ہونے لگی تھی۔ اور میرال بے یقینی سے اس شخص کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔ جیسے ہی آریان کی کار اس جگہ سے دور جانے لگی۔

ان گنڈوں کی گاڑی تیزی سے میرال کی طرف بڑھی آریان کی گاڑی اس منظر سے یکسر غائب ہو چکی تھی۔ابھی میرال وہاں سے بھگتی کے وہ چاروں گاڑی سے باہر نکل آئے اور ان چاروں نے اس کے گرد گھیرا بنالیا۔میرال جو وہاں سے بھاگنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ان گنڈوں کے فوری طور پر گاڑی کو اس کے نزدیک لانے پھر گاڑی سے باہر آنے پر اسے گھیرے میں لینے پر وہ حد سے زیادہ خوف زدہ ہونے لگی تھی۔اس کی سیاہ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔اسے اپنا آپ بہت بے بس محسوس ہو رہا تھا۔اسے لگ رہا تھا کے آج یہاں تو وہ عزت سے جی سکے گی یا ذلت کی موت مر جائے گی۔ان کو اپنی طرف گھیرا بنائے دیکھ میرال بے بسی سے بولی تھی۔

"پلیس مجھے جانے دو"۔

www.novelsclubb.com

اب کیسے بچائے گی خود کو ہم سے"۔ان میں سے ایک مکروہ انداز میں اپنی بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے بولا تھا۔

وہ گنڈے اب اس کے گرد گھیرا بنائے ایک دوسرے کو دیکھ کر گلا پھاڑ پھاڑ کر ہنس رہے تھے۔جب کے میرال خدا سے اپنی عزت محفوظ رہنے کی دعا مانگ رہی تھی اسے ان لوگوں سے گھن آرہی تھی۔اس کے لب مسلسل دعا مانگ رہے تھے۔
ابھی ان گنڈوں میں سے ایک اس کی طرف چند قدم بڑھا ہی رہا تھا کے اسی سڑک پر ایک کار تیزی سے بڑھتی ہوئی آنے لگی۔اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کے نزدیک آکر رکی۔میرال جو ایک گنڈے کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ ڈر سے پیچھے ہٹ رہی تھی۔گاڑی کے اپنے نزدیک آنے پر میرال ڈر اور کے خوف کے ملے جھلے تاثرات کے ساتھ اس کالی گاڑی کو دیکھنے لگی۔

وہ گنڈا ابھی جو میرال کی طرف بڑھ رہا تھا اچانک کسی گاڑی کے آنے پر اپنے قدموں کو میرال کی جانب روک چکا تھا۔اور اس کے باقی ساتھی بھی نا سمجھی سے اس گاڑی کو دیکھ رہے تھے۔پھر ان گنڈوں نے اس گاڑی کے رکنے پھر نا سمجھی سے ایک دوسرے سے اشاروں میں پوچھا ابھی وہ سب نا سمجھی سے دیکھ ہی رہے تھے ایک دوسرے کو کہ اس کالی گاڑی کا دروازہ کھول کر آریان اس کے اندر سے باہر نکلا۔

اس کو دیکھ میرال بے یقینی کا شکار ہوئی۔آریان گاڑی سے نکلتا ہوا ان گنڈوں کو نظر انداز کرتا ہوا سیدھے میرال کے سامنے جا کر پوچھنے لگا۔

"تم ٹھیک ہو؟؟اور پہلے نہیں بتا سکتی تھی کے اس لیے مدد چاہیے تھی میری"۔ آریان بغیر کسی تاثر کے میرال کو دیکھ کر قدرے سختی سے بولا۔وہ اس لڑکی کو دیکھ کرنا چاہتے ہوئے بھی فکر مند ہوا تھا۔جس کے ساتھ کبھی اس کی خوشگوار ملاقات نہیں ہوئی تھی۔اسے ہمیشہ وہ لڑکی ناپسند ہی لگی تھی۔وہ کبھی اس کو ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔اس شخص کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ میرال کے دل میں خیال آیا تھا۔

"کیا یہ شخص مجھے بچانے آیا ہے"اس کے چہرے پر خوف طاری تھا۔اس شخص کے اپنی طرف بڑھ کر پوچھنے پر وہ اپنی حالت کے مدنظر کچھ بول ہی نہیں سکی۔اس کی حالت کو سمجھتے دیکھ آریان پھر سے کچھ نا بولا۔تبھی وہ گنڈے جو اس گاڑی والے کو اس لڑکی کی طرف بڑھتے دیکھ ناسمجھی سے دیکھ رہے تھے۔ان میں سے ایک اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

"کون ہے بے تو، اور کیوں رکا ہے یہاں، چل چلتا بن یہاں سے" ان میں سے ایک بڑے ہی برے لہجے میں آریان کی طرف بڑھتے ہوئے بولا تھا۔

ان گنڈوں میں سے ایک کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ آریان نے پلٹ کر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا تھا اس گنڈے کو۔ وہ گنڈہ جوان کی طرف بڑھا تھا اس تھپڑ کی تواقع نہیں کر رہا تھا تبھی ہی منہ کے بل زمین پر جا گرا۔ اس کو ایسے گرتے دیکھ اس کے ساتھیوں میں سے ایک اس قدر غصے سے چیخا تھا۔

"لگتی کیا ہے تیری جو اس کو یہاں بچانے آیا ہے؟؟"

"یہ میری کچھ دیر کی ذمہ داری اور مستقل کی پریشانی ہے"۔ آریان نے ایک نظر اپنے پیچھے کھڑی میرال کو دیکھ کر کہا تھا۔ اس کی بات پر میرال جو ابھی بھی خوف زدہ تھی۔ خوف زدہ ہونے کے باوجود بھی اس کی بات کو سمجھتے ہوئے شاکڈ ہوئی تھی۔ جبکہ وہ گنڈے نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگا تھے۔

www.novelsclubb.com

ابھی اس سے پہلے وہ کچھ کرتے یا آریان کچھ کرتا دور سے پولیس کی گاڑی کی آواز آنے لگی۔

اور وہ گنڈے اپنے ساتھی کو اٹھاتے ہوئے تیزی سے وہاں سے فرار ہونے کے لیے بھاگے۔ان کو بھاگتے دیکھ آریان تیزی سے ان کی طرف بڑھا تھا۔ان گنڈوں کی گاڑی اب تیزی سے اسٹارٹ ہو کر وہاں سے دور جانے لگی تھی۔

اس سے پہلے ان کی گاڑی اس کی نظروں سے اوجھل ہوتی وہ جیب سے موبائل نکال کر ان کی گاڑی کا نمبر نوٹ کر چکا تھا۔جب کے میرال اس سارے عمل میں اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔اس کو وہاں کھڑے دیکھ آریان موبائل کو جیب میں ڈال کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ اس تک پہنچا ہی تھا کے ایک پولیس موبائل وہاں آکر رکی جس کا سائرن چند پل سے اس علاقے میں گونج رہا تھا۔اور اس میں سے ایک پولیس افسر تیزی سے اس گاڑی میں سے باہر نکلتا ہوا ان لوگوں کی طرف بڑھا تھا۔اس کو بڑھتے دیکھ کر آریان جو ابھی میرال تک پہنچا بھی نہیں تھا کے پولیس کی گاڑی آنے پر اور اس میں سے ایک آفیسر کے نکل کر اپنے نزدیک آنے پر اس آفیسر کی جانب متوجہ ہوا۔

"کہاں ہے وہ گنڈے جن کا آپ نے ہمیں فون پر بتایا تھا مسٹر آریان؟؟" وہ پولیس آفیسر ان دونوں تک پہنچ کر اپنی تیز نظروں سے میرال کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھنے لگا۔جو اسے قدرے خوف زدہ سی معلوم ہوئی تھی۔

"وہ یہاں سے ابھی ابھی فرار ہوئے ہیں انسپیکٹر صاحب۔اور وہ لوگ جس گاڑی میں بھاگے ہیں یہ اس گاڑی کا نمبر ہے"۔آریان نے پولیس والے کے سوال پر کہا۔ پھر جیب سے اپنا موبائل نکال کر اس گاڑی کا نمبر نوٹ کرواتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے۔ابھی آپ لوگ جائیں یہاں سے یہ علاقہ سیو نہیں ہے۔ہم آپ کو بلائیں گے ان گنڈوں کا حلیہ پوچھنے کے لئے تب آپ دونوں کو آنا پڑے گا"۔وہ پولیس آفیسر گاڑی کا نمبر نوٹ کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"جی ضرور"۔آریان اس پولیس آفیسر کی بات پر فقط اتنا ہی بول سکا۔پھر میرال کی جانب دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا۔

"اب تم یہی کھڑے رہ کر دوسرے گنڈوں کا انتظار کروگی۔یا میرے ساتھ چلنا پسند کروگی؟؟"انداز کچھ سنجیدہ سا تھا۔

"نہیں چلو"۔میرال جواب تک اس سارے عرصے میں خاموش تھی۔آریان کی صاف گوئی پر ایک گہرا سانس ہوا میں بھر کر خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی۔اس کے جواب پر آریان اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔اس کی دیکھا دیکھی میرال نے بھی اس

www.novelsclubb.com

کے قدموں کی پیروی کی۔وہ پولیس آفیسر ان دونوں کی گاڑی کو وہاں سے جاتا ہوا دیکھ کر اب سڑک پر کھڑی اپنی پولیس موبائل کی جانب بڑھنے لگا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

گاڑی اس وقت سنسان سڑک پر دھیمی رفتار میں چل رہی تھی۔گاڑی میں اس وقت مخصوص قسم کی خاموشی کا راج تھا۔بھوری آنکھیں مستقل مزاجی سے گاڑی ڈرائیو کرنے میں مگن تھی جبکہ اس کے برعکس سیاہ آنکھیں گاڑی سے باہر کے

مناظر میں کھوئی ہوئی تھی۔کافی دیر تک تو وہ گاڑی میں بیٹھے رہنے کے بعد بھی خوف زدہ ہی رہی تھی مگر خود کو سیو جگہ پر محسوس کر کے وہ تھوڑی دیر بعد پر سکون ہو گئی تھی۔وہ دونوں جب سے گاڑی میں بیٹھے تھے ایسے ہی خاموش تھے۔آریان تو اپنی نیچر کی وجہ سے خاموش تھا جبکہ میرال باہر دیکھتے ہوئے بے چینی کا شکار تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ اس شخص کا شکریہ کیسے ادا کرے۔جس نے اسے آج ان گنڈوں سے بچایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس سے اختلافات اپنی جگہ مگر اس کی مدد کرنے کے لیے وہ اس شخص کی شکر گزار ضرور ہو گئی تھی۔کیونکہ اگر وہ شخص بر وقت وہاں نہیں آیا ہوتا تو نجانے کیا ہو جاتا۔اس خیال کو سوچتے ہوئے تو اس کی روح تک کانپ رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کافی دیر یونہی بیٹھے ہوئے باہر دیکھتے منظر کو دیکھنے کے بعد وہ اپنا پہلو بدلتی ہوئی کچھ سوچتے ہوئے ایک نظر آریان کو دیکھ کر بولی جو مستقل مزاجی سے گاڑی چلا رہا تھا۔

"شاید تم توقع کر رہے ہو کے میری مدد کرنے کے لیے میں تمھارا شکریہ ادا کرو گی"۔میرال نے ایک نظر اس کو دیکھ کر اپنی نظر سامنے مرکوز کر لی جہاں گاڑی سنسان راستے پر رواں دواں تھی۔اس کی بات پر آریان پر جو کچھ بھی بات کرنے کا ارادہ نا رکھتا تھا نا چاہتے ہوئے بھی بولا۔

www.novelsclubb.com

"میرے خیال سے تمھیں سب کچھ خود سے اخز کرنے کی عادت ہے"۔اس کی بات پر میرال جو اس سے اپنے من مطابق جواب سنے کی توقع کر رہی تھی اس کی بات پر بدکتے ہوئے آریان کو دیکھ کر گھورتے ہوئے بولی۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہوا"۔ لہجہ حد درجہ سے زیادہ غصیلہ ہو گیا تھا۔

"اگر تمھیں ایسا لگتا ہے کے میں تمھارے منہ سے شکریہ سنے کی توقع کر رہا ہوں۔ تو تم اس بارے میں بہت غلط سوچ رہی ہو مس ٹینشن"۔اس کی بات پر آریان صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سنجیدگی سے بولا تھا۔

"تو کیا تم مجھ سے اس بات کی واقعی توقع نہیں رکھتے؟؟"آریان کے آخر میں کہے مس ٹینشن کے لفظ پر غور کرے بغیر وہ سوالیہ نظروں سے دیکھ کر پوچھنے لگی تھی۔

"میں تم سے تو کیا، میں کسی سے بھی، کسی بھی بات کی توقع نہیں کرتا"آریان سامنے سڑک سے نگاہیں ہٹا کر ایک نظر اس کو دیکھ کر بولا تھا۔

"کیوں؟؟"اس کے جواب پر میرال نے الجھتے ہوئے دوبدو سوال کیا تھا۔میرال کی نگاہ ناچاہتے ہوئے بھی بار بار اس شخص پر آکر ٹھہر رہی تھی۔مگر جیسے ہی وہ انسان اس پر لمحے بھر کے لیے بھی نگاہ ڈالتا وہ اپنی نظروں کا ارتکاز بدل لیتی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیونکہ میرے خیال سے کسی سے بھی توقع کرنا یا امید لگانا ایک بہت بڑی بے وقوفی ہوتی ہے۔ کیونکہ لوگ ہمیشہ وہ نہیں کرتے جس کی توقع آپ ان سے لگا لیتے ہو۔ وہ ہمیشہ وہ کرتے ہیں جو انھیں کرنا ہوتا ہے اس لیے جب وہ آپ کی توقع پر پورا نہیں اترتے تو سب سے زیادہ تکلیف اور نقصان آپ کو ہوتا ہے۔ اس لیے میں کبھی کسی سے بھی کچھ بھی توقع یا امید نہیں لگاتا"۔ آریان بغیر اسے دیکھے سامنے سنسان سڑک کے منظر کو دیکھ کر گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں بتانے لگا تھا۔ وہ ہر گز بھی اسے تفصیل سے بتانا نہیں چاہتا تھا مگر نجانے کیوں وہ اسے بتا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمہ" اس کی بات سن کر میرال بس اتنا ہی کہہ سکی۔ کے اچانک اس کی نظر گلاس وال پر گرتے چھوٹے چھوٹے پانی کے ٹپکو کی طرف گئی جو دیکھتے ہی دیکھتے موتی

موٹی بوندوں کی صورت اختیار کرنے لگی تھی۔میرال نے ایک نظر آسمان کی جانب دیکھا جہاں سے وہ بوندے گر رہی تھی۔"شاید بارش شروع ہوگئ" یہ سوچ ہی میرال کے دل کو اندر تک سرشار کر گئی تھی۔اور وہ بے اختیار تیزی سے اسے دیکھ کر بولی تھی۔

"گاڑی روکو"۔

"واٹ؟؟"آریان جو اپنی بات کہہ کر پھر سے گاڑی چلانے میں مگن ہوگیا۔اور ہلکی ہلکی بارش شروع ہونے کی وجہ سے اسپیڈ بڑھا چکا تھا۔اس کی بات پر ایک نظر اس کی جانب دیکھ کر اچھنبے سے بولا۔

"میں نے کہا گاڑی روکو مجھے اترنا ہے"۔ میرال نے زور دیتے ہوئے کہا۔

"تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟؟ ایک تو ابھی بارش شروع ہو گئی اور دوسرا ابھی تمھارا گھر بھی نہیں آیا اور اب اوپر سے تمھیں یہاں ہی اترنا ہے"۔ آریان اس کی بات پر سخت چڑتے ہوئے بولا تھا۔ اسے اب اس لڑکی پر غصہ آنے لگا تھا کے ایک تو وہ اس کی مدد کرنے کے چکر میں اب تک صوفیان کے گھر سے اپنے گھر نہیں پہنچ پایا تھا۔ اور اب اسے کہی اترنا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا نا روکو پلیز" وہ اس کی بات کے جواب میں ہلکا سا روہانسی ہو کر بولی تھی۔اس کے اس طرح کے حد درجے لہجے پر آریان نا چاہنے کے باوجود بھی گاڑی کو جھٹکے سے روک چکا تھا۔اس کے گاڑی روکتے ہی میرال دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکل کر کسی خوش کن احساس کے مد نظر گاڑی سے چند قدم دور جا کر ہاتھ کھول کر بارش میں بھیگنے لگی تھی۔

کیونکہ اسے بارش حد سے زیادہ پسند تھی اور بابا اسے بارش میں اس لیے بھیگنے نہیں دیتے تھے اس ڈر سے کے کہی وہ بیمار نا ہو جائے۔اور آج جب وہ ساتھ نہیں تھے تو وہ اس موقعے کو ہر گز بھی ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی تبھی ہی سڑک کو سنسان دیکھ وہ تھوڑی دیر کے لیے بھیگنے کی غرض سے آریان کو گاڑی روکنے کا بول

کر گاڑی سے باہر نکل آئی تھی۔ باہر بارش اپنا زور پکڑ چکی تھی۔ اور اندر آریان اس کی اس حرکت پر سلگ رہا تھا۔

ابھی چند ہی پل گزرے تھے۔ کے وہ خود پر ضبط کرتا ہوا تیزی سے گاڑی سے باہر نکلا تھا۔ پہلے تو وہ اسے اس کے حال پر چھوڑ کر یہاں سے چلے جانا چاہتا تھا مگر نا جانے کیوں وہ چاہنے کے بعد بھی گاڑی کو اسٹارٹ نہیں کر سکا۔ اور کچھ سوچ کر اپنے غصہ پر ضبط کرتا ہوا گاڑی کے پیچھے رکھی چھتری اٹھاتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر اس سے باہر نکلا اور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے میرال کی طرف بڑھا جو بارش میں بھیگتے ہوئے آس پاس سے یکسر غافل ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو مس ٹینشن تمھیں اگر یہی رکنے کا شوق ہے۔اور ایسے ہی بیچ سڑک پر بارش میں بھیگتے رہنا ہے تو شوق سے رہو یہاں میں بس تمھیں یہ بتانے آیا ہوں کے تمھاری وجہ سے میں اب مزید یہاں نہیں رک سکتا"۔آریان چھتری سے مکمل طور پر خود کو کور کرے اس کے سر پر پہنچ کر قدرے سختی سے وان کرنے والے انداز میں بولا تھا۔اس کی بات پر میرال جو مکمل طور پر بھیگ گئی تھی۔پٹ سے اپنی سیاہ آنکھیں کھول کر بدمزا ہو کر اسے گھورنے لگی۔پھر کچھ سوچ کر نرم پڑتے ہوئے معصومانہ انداز میں بولی تھی۔اپنی بارش میں بھیگتے رہنے والی خواہش کو پورا کرنے کے لیے تو وہ کچھ بھی کر سکتی تھی چاہے اس شخص سے اچھے سے بات بھی کرنی پڑ جائے۔

www.novelsclubb.com

"تم واقعی مجھے یہاں چھوڑ کر چلے جاؤ گے "۔ چہرے پر بلا کی معصومیت تھی۔ وہ معصومیت جو آریان نے پہلی بار ہی اس لڑکی کے چہرے پر خود کے لیے دیکھی تھی۔ اتنا تو وہ جان گیا تھا کے وہ بس یہاں رکنے کے لیے اتنی معصومیت سے بول رہی ہے۔

اس کی بات پر آریان نے کچھ کہنے کے لیے اپنے لب کھولے مگر کچھ کہہ نا سکا نجانے کیوں !! پھر اگلے ہی پل کچھ سوچ کر ٹھہر گیا۔ ایک نظر سامنے کھڑی میرال کو دیکھا جو تیز بارش کی وجہ سے بھیک چکی تھی اور اسی کو معصومیت سے دیکھ رہی تھی۔ اس کی بات پر دل میں ایک خیال سا آیا تھا" کے کیا وہ واقعی اسے چھوڑ کر جا سکتا تھا؟؟ شاید نہیں" پھر چند پل بعد ہی اپنے اس خیال کو جھٹکتے ہوئے وہ بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم اتنی معصوم ہو نہیں جتنی بنے کی اداکاری کر رہی ہو۔اس لیے معصومیت دیکھنا بند کرو"۔اس بار آریان اس کی جانب دیکھ کر ٹھہر ٹھہر کر بولا تھا۔پھر اس سے نظریں چراتے ہوئے اسے نظرانداز کرتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔

"تم آخر اتنے روڈ کیوں ہو؟"آریان کے بڑھتے قدم تھم گئے وہ پلٹا۔

نظریں ایک بار پھر میرال کے چہرے پر ٹک گئی جو اس وقت بارش کی پرواکیے بغیر اسے خفگی سے بول کر دیکھ رہی تھیں۔کہ شاید اس کی اس بات سے یہ شخص پگھل جائے اور اس کے ساتھ ساتھ خود بھی بارش کو انجوائے کریں۔

"کیونکہ تم بہت عجیب ہو!" کہہ کر وہ بنا اسے دیکھے گاڑی میں جا بیٹھا تھا۔ پیچھے اس کی اس بات پر میرال بگڑے ہوئے موڈ کے ساتھ اپنے گیلے کپڑوں کو سنبھالتی گاڑی میں جا بیٹھی۔ کچھ دیر پہلے والا خوشگوار موڈ اب تقریباً بگڑ چکا تھا۔

اس کے بیٹھتے ہی آریان بغیر اسے دیکھے اس کی موجودگی کو محسوس کر کے گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔ جب کے وہ مایوسی سے گاڑی سے باہر ہونے والی بارش کو دیکھ رہی تھی جو ابھی بھی مسلسل ہو رہی تھی۔ اسے بارش میں بھیگنا بہت پسند تھا۔ گاڑی اب ڈیفنس کالونی میں داخل ہونے لگی تھی۔ چند پل تک بگڑے ہوئے موڈ کے ساتھ باہر ہونے والی بارش کو دیکھتے ہوئے آخر کار وہ بول پڑی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے نا کریلا بھی ناپناہ مانگتا ہو گا تم سے"۔ میرال طنزیہ لہجے میں گویا ہوئی تھی۔ اسکا لہجہ بھلے ہی دھیما تھا مگر انداز طنزیہ تھا۔ آریان جو کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس کی اچانک سے کیے جانے والی بے تکی بات پر نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ بیٹھا۔

"مطلب میں سمجھا نہیں"۔ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس نے بے اختیار اس کی جانب دیکھ کر الجھتے ہوئے دوبدو پوچھا۔

"یہی کے سب سے کڑوا ہوتا ہے کریلا!! مگر تم نے تو اسے بھی مات دے دیں"۔ میرال قدرے سلگتے ہوئے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایکسکیوز می کیا اب تم مجھے کریلے سے کمپیر کرو گی؟؟"۔آریان نے قدرے سختی سے اسے گھورتے ہوئے دیکھ کر پوچھا تھا۔اسے یقین نا آیا تھا کہ یہ لڑکی اسے کریلے سے ملا رہی تھی۔

"تمھیں کریلے سے کمپیر کروں یا کریلے کو تم سے ایک ہی بات ہے"۔انداز جتا دینے والا تھا۔وہ اپنا غصہ اس طریقے سے اس شخص پر نکال رہی تھی۔ جس نے اسے کھل کر بارش کو انجوائے بھی نہیں کرنے دیا تھا۔اس کی بات پر آریان خود پر ضبط کرتا بغیر کچھ کہے چند پل بعد خاموشی سے گاڑی کو قصر اسماعیل کے باہر روک چکا تھا اور ہارن بھی دے دیا تھا تاکہ اندر سے کوئی باہر آجائے۔اس کی برداشت اب جواب دینے لگی تھی۔اس لیے وہ گاڑی کو روک کر خاموشی سے سامنے سڑک پر دیکھنے لگا تھا۔پھر اس لڑکی کو گاڑی کا دروازہ کھولتے دیکھ وہ پہلی بار اس کو خود سے کچھ بولنا اپنا فرض سمجھ رہا تھا تبھی ہی اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے وہ بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس شخص کی طرف سے کوئی جواب نا ملنے پر میرال بھی خاموشی اختیار کر چکی تھی۔ پھر چند پل بعد گاڑی کے قصر اسماعیل کے باہر رک جانے پر وہ ابھی اس سے پہلے تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکلتی۔ کے اس شخص کی غیر متوقع سوال پر اس کا دروازہ پر جاتا ہاتھ تھما۔

"تم جانتی ہو میں نے آج تک کب کب اپنے غصے پر ضبط کیا ہے"۔ آریان بغیر اسے دیکھے سنجیدگی سے گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کیا پتا، بتا دو"۔ کچھ پل تک تو میرال اس کے سوال کو سمجھنے ہی لگی۔ پھر کچھ سوچ کر الجھتے ہوئے لاپروائی سے اسے دیکھ کر بولی۔

"جب جب تم مجھ سی ٹکراتی ہو"۔ اس بار وہ اپنی نظروں کا ارتکاز بدل کر اسے گھورتے ہوئے جتا گیا تھا۔ ابھی وہ اس کو جواب دینا چاہتی تھی۔ مگر جیسے ہی اس کی نگاہ اچانک قصر اسماعیل کے مین گیٹ کے چھوٹے دروازے پر پڑی جہاں سے راضیہ اس کو اپنی طرف آتی نظر آرہی تھی۔

وہ بغیر کچھ کہے فوری طور پر گاڑی سے اتری تھی۔ اس کے اترنے پر آریان نے بھی ایک ٹھنڈی سانس اپنے اندر اتاری تھی۔ پھر چند پل بعد وہ میرال کو ایک گھریلو ٹائپ لڑکی سے بات کرتا ہوا دیکھنے لگا جو یقیناً اس کی ملازمہ تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد میرال اسے اس کے ساتھ قصر اسماعیل کے اندر بڑھتی ہوئی دیکھائی دی۔ ایک چیز

جو اس سب کے درمیان ہوئی تھی وہ تھی میرال کا پلٹ کر آریان کی جانب دیکھنا ٹھیک اس وقت جب بھوری آنکھیں بھی سیاہ بالوں والی لڑکی کو دیکھ رہی تھی جو مکمل طور پر سر سے پیر تک بھیگے ہوئے تھی۔

نجانے اس لمحے کا کیسا سحر تھا ان دونوں پر کے گاڑی میں بیٹھا وجود بھی سیاہ آنکھوں کی طرح اپنی بھوری آنکھیں کچھ پل تک سیاہ آنکھوں سے جدا نہیں کر پایا تھا۔ پھر چند پل بعد قصر اسماعیل میں قدم رکھنے سے پہلے میرال نے اپنی نظروں کا ارتکاز بدل لیا تھا اور گھر کے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔ اس کے جاتے ہی آریان بھی گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM